Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کیرلا ریڈر

اردو

نویں جماعت

Kerala Reader
URDU
Standard
IX

Vol- I 1/2

GOVERNMENT OF KERALA
DEPARTMENT OF EDUCATION

Prepared by
State Council of Educational Research and Training (SCERT)
Kerala.
2019

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

قومی ترانہ

جن گن من ادھی نایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اتکل بنگا
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اچھل جل دھی ترنگا
تو اشبھ نامے جاگے
تو اشبھ آشش ماگے
گاہے توا جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جئے ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیہ ہے جیہ ہے جیہ ہے
جیہ جیہ جیہ جیہ ہے!

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کروں گا۔میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔میں اپنے ملک اور لوگوں سے عقیدت کا عہد کرتا ہوں، ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔

Prepared by:
State Council of Educational Research & Training (SCERT)
Poojappura, Thiruvananthapuram-12, Kerala
E-mail : scertkerala@gmail.com
©
Government of Kerala
Department of Education
2019

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پیارے بچّو، خوش آمدید

نویں جماعت کی درسی کتاب 'کیرلا اردو ریڈر' آپ کے سامنے ہے۔ یہ آپ کی دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہے۔ جس میں بہترین کہانیاں، خوب صورت نظمیں، غزلیں، دلکش ڈرامے وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے ذریعے آپ دوسروں سے اردو میں گفتگو کرنے، ادب سے لطف اندوز ہونے اور تخلیقی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل بن جائیں گے۔ ساتھ ساتھ آپ کو مختلف پیشوں سے محبت بھی پیدا ہوگی۔

نت نئی تبدیلیوں کے زمانے میں ہمارے اسکول ہائی ٹیک بن گئے ہیں۔ اس کے مطابق درسی کتاب اور تعلیمی عمل میں بھی چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔

امید ہے کہ کیرلا کے ماحول کے مطابق تیار کی گئی یہ کتاب ایک حد تک آپ کی تعلیمی ضروریات پوری کرے گی اور اس کی مدد سے آپ اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل کرسکیں گے۔

ڈاکٹر جے۔ پرساد
ڈائریکٹر
ایس۔ سی۔ ای۔ آر۔ ٹی
کیرلا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فہرست

یونٹ ۱ آدمی، آدمی کے کام آئیں

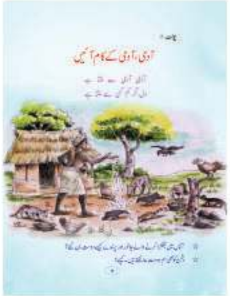

۱) دل کی آنکھیں — نظم — 06

۲) صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے — گفتگو — 09

۳) امتحان — افسانہ — 13

۴) مٹّی کا دیا — نظم — 20

یونٹ ۲ آگے آئیں دھرتی بچائیں

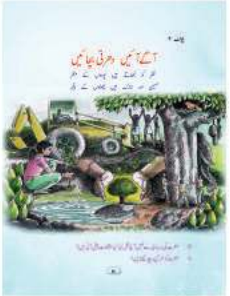

۵) بوندوں کی جھجھاہٹ — بیانیہ — 24

۶) مٹّی میں جان آگئی — نظم — 27

۷) اسکاٹ لینڈ کا راجا — کہانی — 30

۸) اور بھی سیّارے چاہیے — خط — 37

یونٹ ۳ گھر گھر پودے لگائیں

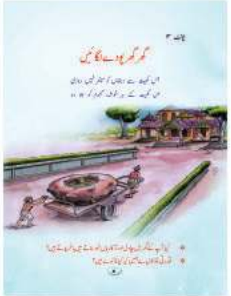

۹) کاٹو کھیتاں کاٹورے — نظم — 41

۱۰) روٹیاں مزیدار ہیں — گفتگو — 45

۱۱) جینے کے لیے — افسانہ — 48

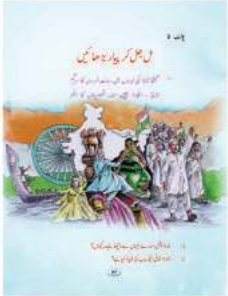

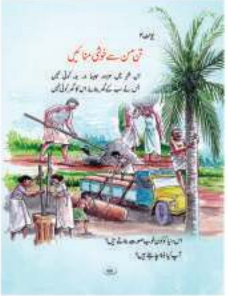

Vol 2

یونٹ ۴: تن من سے خوشی منائیں

یونٹ ۵: مل جل کر پیار بڑھائیں

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یونٹ ۱

آدمی، آدمی کے کام آئیں

آدمی آدمی سے ملتا ہے
دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

☆ آپس میں جھگڑا کرنے والے جانور اور پرندے کیسے دوست بن گئے؟

☆ دشمن کو بھی ہم دوست بنا سکتے ہیں۔ کیسے؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دل کی آنکھیں

''اے بھگوان ! آج یہ کیا ہوا؟ میں کیا کروں ! ماں کے لیے دوا کیسے خریدوں ؟

بیٹی ساوتری کے امتحان کی فیس کیسے ادا کروں؟'' بھگوان داس سوچنے لگا۔

جال پھینکتے پھینکتے وہ تھک گیا تھا۔لیکن ایک بھی مچھلی اس کے جال میں نہ پھنسی۔

صبح دوپہر میں اور دوپہر شام میں ڈھلنے لگی۔

چاروں طرف اندھیرا چھانے لگا۔

مایوس ہوکر بھگوان داس سمندر سے گھر واپس آیا۔

منہ ہاتھ دھوکر گھر میں داخل ہوا۔ برآمدے میں اس کی بیوی بھاگتی

اور بیٹی ساوتری دیا جلا کر پوجا کر رہی تھیں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

گلشن میں رنگ تیرا ہر گل میں تیری بُو ہے
ہر سمت تیرا جلوہ ہر شے میں تُو ہی تُو ہے
جس کی ہو کوئی حاجت تجھ سے ہی مانگتا ہے
محتاج بھی ترا ہے حاجت روا بھی تو ہے
جلووں سے اپنے یا رب یہ دل بھی جگمگا دے
مجھ کو ازل سے تیرے جلووں کی آرزو ہے
دنیائے رنگ و بو سے مجھ کو غرض ہی کیا ہے
تیری ہی جستجو ہے تیری ہی آرزو ہے
جس کے لیے تو نازاؔں در در بھٹک رہا ہے
لے کھول دل کی آنکھیں وہ تیرے روبرو ہے

نازاؔں جمشید پوری

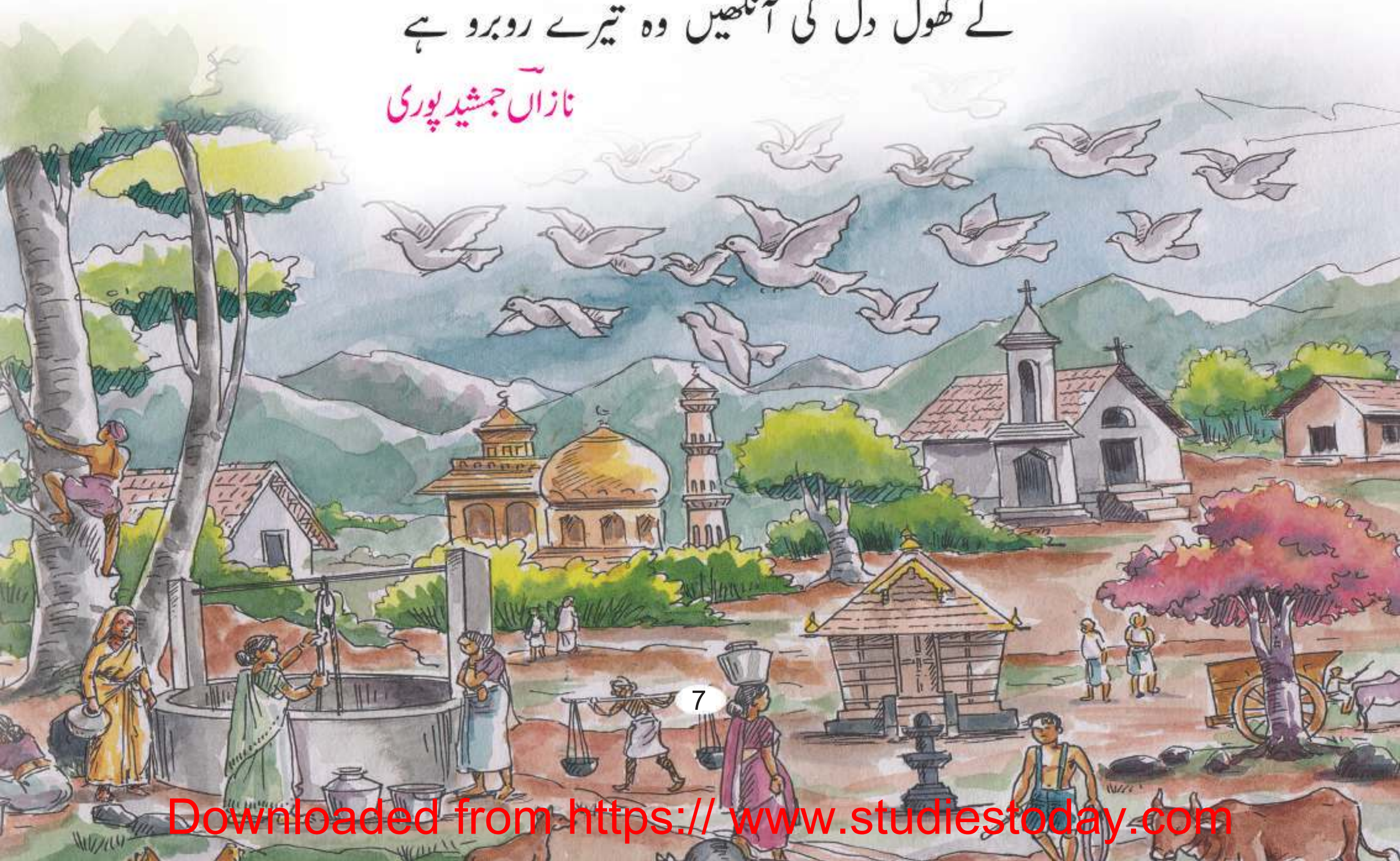

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نازاںؔ جمشید پوری

نازاںؔ جمشید پوری اردو کے مشہور شاعر اور افسانہ نگار ہیں۔ ان کی پیدائش ۱ر جولائی ۱۹۵۰ء کو جمشید پور میں ہوئی۔ انھیں افسانے سے زیادہ شاعری سے دلچسپی ہے۔'موت کا سوداگر' بزدلی اور گھر والی وغیرہ آپ کے مشہور افسانے ہیں۔ شاعری اور افسانے کے ذریعہ انھوں نے لاچاری اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

پڑھیں لکھیں

☆ یہ دعائیہ نظم ترنّم کے ساتھ مل کر گائیں۔

☆ نیچے دیا ہوا شعر غور سے پڑھیے۔

دنیائے رنگ و بو سے مجھ کو غرض ہی کیا ہے
تیری ہی جستجو ہے تیری ہی آرزو ہے

☆ بچّو' دنیا بہت خوب صورت ہے۔ اس شعر میں ''دنیائے رنگ و بو'' سے شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟ دو تین جملوں میں لکھیے۔

جس کے لیے تو نازاںؔ در در بھٹک رہا ہے
لے کھول دل کی آنکھیں وہ تیرے روبرو ہے

بچّو' اس شعر میں شاعر خدا سے ملنے کے لیے 'دل کی آنکھیں کھول کر' دیکھنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اس شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

دیگر سرگرمیاں: ☆ سمگرا پورٹل (Samagra Portal) اور گوشہء مطالعہ کی مدد سے اور بھی دعائیہ نظمیں جمع کیجیے اور پسندیدہ کسی ایک نظم کو ترنّم کے ساتھ پیش کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے

رات کا کھانا کھا کر بھگوان داس سونے گیا۔

سارا دن دھوپ میں کام کرتے کرتے وہ تھک گیا تھا۔ پھر بھی اس کو نیند نہیں آئی۔

اتنے میں اس کی بیوی گھر کے کام کاج سے تھکی ہاری کمرے میں آئی۔ رات میں جب بال بچّے سو جاتے تو آدھی رات تک اکثر دونوں میاں بیوی بیٹھ کر آپس میں گھر کے سکھ دکھ کی باتیں کیا کرتے تھے۔ بھاگمتی گھر کے سکھ دکھ میں ہمیشہ اپنے شوہر کا ساتھ دیتی تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی کہنے لگی۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یہ کیا سوچ رہے ہیں میرے سرتاج ! اب تک نیند نہیں آئی کیا؟

نیند کیسے آئے گی بھاگی؟ آگے دیوالی کی رات آئے گی نا؟

ہم کیسے دیے جلائیں گے؟

ہمارے آنسوؤں سے

دیپ جلا سکتے ہیں کیا؟

آگے دیوالی کی رات آئے گی نا؟ ہم کیسے دیے جلائیں گے؟ ہمارے آنسوؤں سے دیپ جلا سکتے ہیں کیا؟

بچّو ، بھگوان داس اپنی بیوی سے کیا کہنا چاہتا ہے؟ بتایئے۔

آپ اتنے اداس کیوں ہیں؟ دل و دماغ کا سکون کیوں برباد کرتے ہیں؟

زندگی میں ایسی مشکل گھڑیاں آتی ہی رہتی ہیں میرے سرتاج ! بھاگمتی نے نرمی سے کہا۔

ہم کیسے سکون سے بیٹھیں گے بھاگمتی؟

اگلے مہینے میں ساوتری کا امتحان ہے۔ اب تک اس کی فیس ادا نہیں کر پایا۔

بیٹی ہر دن ضد کرتی رہتی ہے۔

آپ صبر کیجیے۔ بھگوان ہمارے لیے کوئی نہ کوئی حل ضرور نکالے گا۔

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو بھاگمتی؟ بھوکے پیٹ کیسے صبر ہوگا؟

دکھاوے کی عزّت اور شرافت سے کیا فائدہ !

دوسروں کی طرح ہمیں بھی آرام چاہیے۔ پیٹ بھر کھانا چاہیے!

آخر کب تک ہم اپنے ارمانوں کا گلا گھونٹتے رہیں گے؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اپنا پیٹ جانور بھی بھر لیتے ہیں نا؟ آدمی وہی ہے جو آدمی کے کام آئے۔ خدا سے دعا کیجیے کہ اپنا کھانا شریفانہ رہے۔ جھوٹ، چوری اور رشوت سے پاک رہے۔ ہماری تھوڑی بہت ایمانداری اور صبر و رضا کے سبب لوگ ہماری عزّت کرتے ہیں۔ ورنہ ہمیں کون پوچھتا؟ بھاگمتی نے بڑی عاجزی سے اپنے شوہر کو بتایا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ ''اپنا پیٹ جانور بھی بھر لیتے ہیں نا؟ آدمی وہی ہے جو آدمی کے کام آئے۔ خدا سے دعا کیجیے کہ اپنا کھانا شریفانہ رہے''۔ بچّو! بھاگمتی ایسا کیوں کہہ رہی ہے؟ اپنی رائے پیش کیجیے۔

☆ نیچے دیے گئے جملے غور سے پڑھیے اور ان کا مطلب اپنے الفاظ میں واضح کیجیے۔

❖ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔ ❖ آدمی وہی ہے جو آدمی کے کام آئے۔

☆ اگلے مہینے میں ساوتری کا امتحان ہے۔ اب تک اس کی فیس ادا نہیں کر پایا۔

بچّو، اگر آپ کو بھگوان داس کی بیٹی ساوتری سے ملنے کا موقع ملا تو آپ اس سے کیا کیا باتیں کریں گے؟ گفتگو تیار کیجیے۔

☆ دیوالی، وشو جیسے مختلف قومی تہواروں کے موقع پر خوشیاں مناتے وقت ہم لوگ کئی دیے جلاتے ہیں، پٹاخے چھوڑتے ہیں اور پھلجڑی جلاتے ہیں۔ اس وقت کبھی کبھی کوئی حادثہ یا خطرہ ہونے کا امکان ہے۔

بچّو! اس طرح کے حادثے یا خطرے سے بچنے کے لیے ہم کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ گروہ میں چرچا کر کے نوٹ لکھیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

امتحان

امتحان کے لیے فیس ادا کرنے کا آخری دن تھا۔ ساوتری کالج نہیں گئی۔

صبح صبح مایوس ہو کر امّی کے پاس آئی۔ ''امّی امّی، آج فیس ادا کرنے کا آخری دن ہے۔

کسی نہ کسی طرح کچھ روپیے جمع کر دیجیے نا؟

ورنہ میں کالج نہ جا سکوں گی۔ اور نہ ہی امتحان دے پاؤں گی''۔

دیکھو بیٹی، ابّا جان کو اتنا پریشان مت کرو، وہ کل بھی تمھارے بارے میں کہہ رہے تھے۔

آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں امّی جان! کیا میں اپنی پڑھائی چھوڑ دوں؟

یہ کہہ کر ساوتری گھر کے کونے میں بیٹھی رونے لگی۔

اے بھگوان! اب میں کیا کروں! کہاں جاؤں؟

کس سے روپیے اُدھار مانگوں؟ بھاگمتی بے چین ہونے لگی۔

اتنے میں پڑوس کی بڑھیا ممتاز بیگم وہاں آ پہنچی۔

کیا بات ہے بیٹی! کیوں اتنی پریشان نظر آتی ہو؟

بھاگمتی نے ساری باتیں بیگم کو سنائیں۔

بیگم کچھ کہے بغیر وہاں سے چلی گئی اور جلدی سے روپیے لے کر ساوتری کے پاس آئی۔

یہ لو بیٹی روپیے۔ امتحان کی فیس ادا کر دو۔

تم پڑھائی نہیں چھوڑو گی۔ پڑھ لکھ کر ہم سب کا سہارا بنو گی۔

''بڑھیا ممتاز بیگم نے امتحان کی فیس ادا کرنے میں ساوتری کی مدد کی۔'' بچّو، آپ نے بھی اس طرح اپنے کسی دوست یا پڑوسی کی مدد کی ہوگی؟ بیان کیجیے۔

کیا تم وہ کہانی بھول گئی ہو؟ ساوتری کو بہلاتی ہوئی بڑھیا نے فرحت اللہ بیگ کی کہانی سنائی۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کسی زمانے میں ہم لوگ بھی بڑے سمجھے جاتے تھے۔ لیکن زمانے کی گردش نے رفتہ رفتہ اچھی طرح پیس دیا۔ میری عمر کوئی سترہ سال کی تھی۔ انٹرنس کا امتحان پاس کرلیا تھا۔ لاکلاس (Law Class) کا پہلا سال بھی ختم نہ ہوا تھا کہ یکا یک والد کا انتقال ہوگیا۔

گھر میں میری والدہ صاحبہ تھیں، میں اور میری چھوٹی بہن رضیہ۔ اس کی عمر پانچ سال کی تھی۔ والدہ کے پاس سلائی کا کچھ کپڑا آجاتا۔ اس سے اور تھوڑا بہت جو زیور رہا تھا اس کو بیچ کر گذارا کرتے۔ ''جب آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہو تو قارون کا خزانہ بھی کافی نہیں ہوتا۔'' اس عرصہ میں میری لاکلاس کی مدّت بھی ختم ہوگئی اور امتحان کا زمانہ قریب آگیا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اب سب سے بڑی مصیبت فیس کی تھی۔کوئی ایسی چیز پاس نہ تھی کہ گروی رکھ کر یا بیچ کر یہ رقم ادا کی جاتی۔ رضیہ کے پاس گلے کا ایک لچھا اور پانْو میں پازیب رہ گئی تھی۔ والدہ صاحبہ نے کہا کہ اس کوفروخت کر کے کام چلاؤ۔ میری حمیّت گوارا نہ کرتی تھی کہ اس معصوم کا زیور لوں۔لیکن کیا کِیا جاتا اورکوئی دوسرا ذریعہ نہ تھا۔

والدہ صاحبہ جب رضیہ کا زیور اتارنے لگیں تو وہ مچل گئی۔انھوں نے سمجھانا شروع کیا کہ دیکھو بھائی جان پاس ہوجائیں گے تو تم کو اتنا زیور بنا دیں گے۔تمھارے لیے گڑیاں لائیں گے۔تم کو اچھے اچھے کپڑے سلوائیں گے۔ میں یہ سب سنتا رہا لیکن رضیہ کے ایک فقرہ نے ایسا بے تاب کر دیا کہ مجھ سے وہاں نہ ٹھہرا گیا۔اس کا یہ کہنا کہ ''اگر بھائی صاحب پاس نہ ہوئے تو.....'' میرے دل میں تیر کی طرح لگا۔ بہر حال والدہ صاحبہ نے مارواڑی کے پاس ساٹھ روپیے میں دونوں چیزیں گروی کرلیں۔

میں نے فیس داخل کر دی۔ رات دن محنت کرتا رہا۔ آخر امتحان کا دن آ ہی گیا۔ ماں نے کہیں نہ کہیں سے کر کے دودھ، نان پاؤ رات کو رکھ دیا تھا کہ صبح ہی صبح کھا کر چلا جاؤں۔لیکن رات کو کم بخت بلّی دودھ پی گئی۔صبح کو والدہ صاحبہ اٹھیں تو سر پکڑ کر رہ گئیں۔ میں نے کہا: امّی آپ ناحق فکر کرتی ہیں۔ مجھے آج بھوک نہیں ہے۔ میں یہ کہہ کر چلا گیا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

امتحان کے کمرے میں اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔لیکن تھوڑی دیر میں بھوک کی وجہ سے چکّر آنے لگا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ میں نے میز پر سر رکھ دیا اور مجھ پر غفلت طاری ہوگئی۔ کسی نے آواز دی کہ ”جناب ! یہ امتحان کا کمرہ ہے،سونے کا کمرہ نہیں ہے۔“ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو ایک صاحب مسکراتے ہوئے میری طرف آئے اور کہا ”آپ امتحان دینے آئے ہیں۔ یا سونے آئے ہیں؟“

میں کھڑا ہو کر کچھ جواب دینا چاہتا تھا کہ میرے پانو لڑکھڑانے لگے۔نگراں کار صاحب یہ کیفیت برابر ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے تھے۔ کچھ سوچ کر میری طرف بڑھے اور کہا۔ ”بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہوشیار بھی ہیں اور ذہین بھی۔ اور محنت بھی کی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہے۔لیکن آپ کی اس حالت کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

میں نے کہا۔" میں آج کھانا کھا کرنہیں آیا۔گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا۔" میں نے ان کی طرف نظر اٹھائی تو ان کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی تھیں۔

مجھ کو صدر نگراں کا رصاحب کی میز کے پاس لے گئے۔ وہاں چائے وغیرہ رکھی ہوئی تھیں۔ مجھ سے کہا۔آپ اچھی طرح ناشتہ کر لیجیے۔ میں نے شکریہ ادا کیا اور چائے پینے لگا۔انھوں نے باتوں باتوں میں تمام حالات پوچھ لیے۔ بہرحال چائے کی پیالی پی کر میرے اوسان درست ہوئے۔ میں اپنی جگہ پر آ کر بیٹھا۔ پرچہ دیکھا تو واقعی آسان تھا۔

خدا خدا کر کے امتحان ختم ہوا۔اب نتیجہ کے انتظار میں ایک ایک دن کاٹنا مشکل ہو گیا۔آخر ایک دن نتیجہ شائع ہو گیا۔نوٹس بورڈ پر نتیجہ لگا ہوا ہے اور سامنے سیکڑوں امیدوار کھڑے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے بھی گھس گھسا کر نتیجہ دیکھنا شروع کیا۔لیکن میرے نام کا نمبر نہیں تھا۔کئی دفعہ دیکھا لیکن نام کا پتہ نہ چلا۔آخر مایوسی کی حالت میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

اتنے میں کسی نے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا۔پھر کر دیکھا تو وہی میرا فرشتۂ رحمت۔ ہنس کر کہنے لگا۔" کہو، پاس ہو گئے؟" میں نے کہا۔"نہیں۔" اس نے نوٹس بورڈ جا کر دیکھا اور میرے پاس آ کر کہنے لگا۔"ارے میاں! تمھارا نام تو سب سے اوّل تھا۔کسی دل جلے نے اوپر کا حصّہ پھاڑ دیا ہے۔"

فرحت اللہ بیگ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مرزا فرحت اللہ بیگ (۱۹۴۷-۱۸۸۴)

مرزا فرحت اللہ بیگ ۱۸۸۴ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گورمنٹ ہائی اسکول سے حاصل کی۔ تعلیم کے بعد عدالت میں ملازم ہوئے۔ انھوں نے مختلف موضوعات پر اپنا قلم اٹھایا ہے۔ سوانح حیات، افسانہ، ادبی تنقید وغیرہ کے ذریعہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو مخصوص رنگ میں پیش کیا۔ ۱۹۴۷ء میں ان کی وفات ہوئی۔

پڑھیں لکھیں

☆ ''میں نے بھی گھس گھسا کر نتیجہ دیکھنا شروع کیا۔ لیکن میرے نام کا نمبر نہیں...آخر مایوسی کی حالت میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا''۔

بچّو' اس وقت لڑکے کے دل میں کیا کیا خیالات ابھر آئے ہوں گے۔ لکھیے۔

☆ ''جب آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہو تو قارون کا خزانہ بھی کافی نہیں ہوتا۔''

بچّو، 'قارون کا خزانہ' ایک تلمیح ہے۔ ہر تلمیح کے پیچھے ایک کہانی ہوتی ہے۔ اس تلمیح سے کیا مراد ہے؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

☆ اس کہانی میں لڑکا لا کلاس کا امتحان اوّل درجہ میں پاس ہوا ہے۔

وہ خوشی خوشی اپنے گھر لوٹا۔

بچّو' پھر کیا ہوا ہوگا؟ کہانی کو آگے بڑھائیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

☆ انسان کی بھلائی پر لکھے ہوئے افسانے جمع کیجیے اور پسندیدہ کہانی فطری انداز میں پیش کیجیے۔

☆ میں آج کھانا کھا کر نہیں آیا۔ گھر میں آج کھانے کو کچھ نہ تھا۔ لڑکے کی یہ بات سن کر نگراں کار صاحب کی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔

بچو، اگر نگراں کار صاحب کی جگہ آپ ہیں تو اس لڑکے کی کس طرح مدد کریں گے۔ گروہ میں چرچا کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مٹّی کا دیا

فیس ادا کر کے شام کو ساوتری خوشی کالج سے گھر لوٹی۔
رات کا کھانا کھا کر سونے لگی۔
گہری نیند میں اس نے ایک خواب دیکھا کہ
ہاتھ میں جلتا ہوا مشعل لے کر کالج کی سہیلیاں
کہیں دوڑ رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر وہ بھی ان کے ساتھ
مشعل لے کر دوڑنے لگی۔ اچانک ہوا کے جھونکوں نے
مشعل کو بجھا دیا۔ وہ پریشان ہوگئی۔
سرِ راہ بیٹھ کر رونے لگی۔
اتنے میں اس نے دیکھا کہ
ایک بڑھیا سڑک کے کنارے بیٹھی مٹّی کا دیا جلا رہی ہے۔
ساوتری فوراً اس کے پاس گئی۔
اپنا مشعل پھر سے جلا کر دوڑتی ہوئی اپنی سہیلیوں کے پاس پہنچ گئی۔
اٹھو بیٹی، صبح ہوگئی ہے! آج کالج نہیں جانا ہے کیا؟
امّی کی آواز سن کر ساوتری نیند سے جاگ اٹھی اور خوشی سے چاروں طرف دیکھنے لگی۔
اس کی آنکھیں اس بڑھیا کو دیکھنے کے لیے ترس رہی تھیں،
جس نے اس کی زندگی کا دیا دوبارہ روشن کر دیا تھا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جُھٹ پُٹے کے وقت گھر سے ایک مٹّی کا دیا
ایک بُڑھیا نے سرِراہ لاکے روشن کر دیا
تاکہ رہ گیر اور پردیسی کہیں ٹھوکر نہ کھائیں
راہ سے آساں گزر جائے ہر اک چھوٹا بڑا
یہ دِیا بہتر ہے اُن جھاڑوں سے اور فانوس سے
روشنی محلوں کے اندر ہی رہی جن کی سدا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

گر نکل کر اِک ذرا محلوں سے باہر دیکھیے
ہے اندھیرا گُھپ در و دیوار پر چھایا ہوا
سُرخ رُو آفاق میں وہ رہنما مینار ہیں
روشنی سے جن کی ملاّحوں کے بیڑے پار ہیں

حالؔی

مولانا الطاف حسین حالؔی

خواجہ الطاف حسین حالؔی اردو کے مشہور شاعر اور نثر نگار ہیں۔ وہ ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام خواجہ ایزد بخش تھا - حالؔی مرزا غالبؔ کے شاگرد تھے۔ مقدّمہ شعر و شاعری، مسدّسِ حالؔی، حیاتِ سعدی، حیاتِ جاوید، یادگارِ غالبؔ وغیرہ ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ ۱۹۰۴ء میں شمس العلماء کا خطاب ملا۔ ۱۹۱۴ء کو پانی پت میں وفات پائی۔

پڑھیں لکھیں

☆ یہ نظم ترنّم کے ساتھ گائیں۔

☆ یہ دِیا بہتر ہے اُن جھاڑوں سے اور فانوس سے
روشنی محلوں کے اندر ہی رہی جن کی سدا

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ 'مٹی کا دیا' جھاڑوں اور فانوس سے بہتر ہے۔
بچّو! شاعر ایسا کیوں کہتا ہے۔ شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ بچّو، 'مٹی کا دیا' آپ نے پڑھی ہے نا؟ اس میں بڑھیا دوسروں کی بھلائی کے لیے دیا جلاتی ہے۔ اس نظم کے ذریعہ شاعر انسان کی بھلائی پر اور کیا کیا کہتا ہے۔ نوٹ لکھیے۔

☆ انسان کی بھلائی پر لکھی گئی اور بھی کئی نظمیں ہیں۔ چند نظمیں جمع کر کے لکھیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یونٹ ۲

آگے آئیں دھرتی بچائیں

نظر کو لبھاتے ہیں پودوں کے منظر
حسین اور نازک ہیں پھولوں کے پیکر

☆ فطرت کی بربادی سے ہمیں آج کل کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں؟

☆ فطرت کو ہم کیسے بچا سکتے ہیں؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

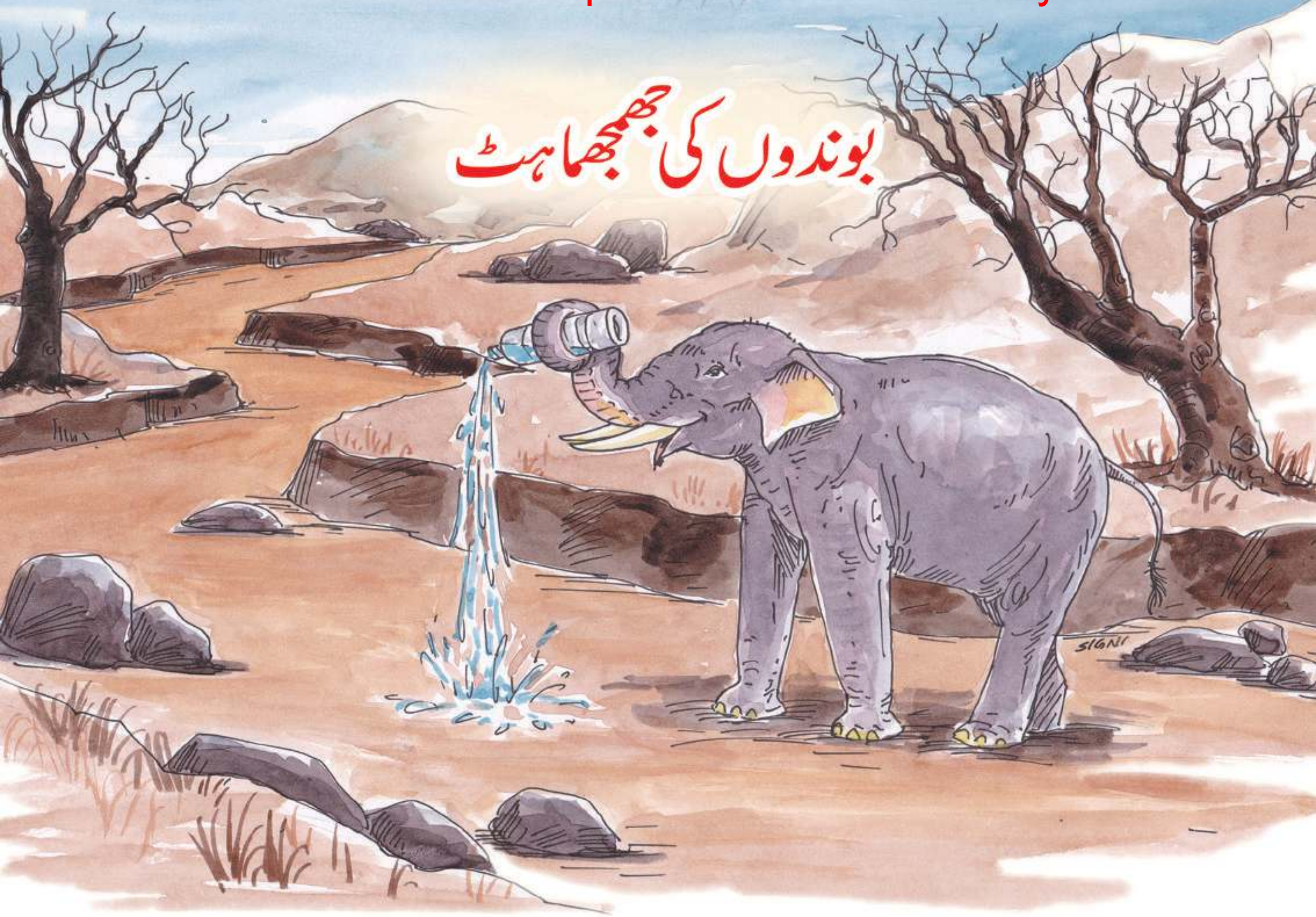

بوندوں کی جھجھماہٹ

''اے خدا! ہم گاؤں والے کتنے دنوں سے ایک بوند پانی کے لیے ترس رہے ہیں!
کئی دنوں سے ہمارا یہی حال ہے۔ہم پر ذرا رحم فرما......''
جاوید میاں دعا کرنے لگا۔

شام کا وقت تھا۔ بوڑھا جاوید میاں اپنے گھر کے دالان میں بیٹھا ہوا تھا۔

آسمان پر کالی گھٹائیں چھانے لگیں تو جاوید کا دل باغ باغ ہو گیا۔
بادل گرجنے لگے۔
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگیں۔

''آسمان پر کالی گھٹائیں چھانے لگیں تو جاوید میاں کا دل باغ باغ ہو گیا۔''
بچّو، کالی گھٹائیں دیکھ کر جاوید میاں کیوں خوش ہو رہا ہے؟ بتایئے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پیڑ پودے، چرند پرند اپنی اپنی مسرّت ظاہر کرنے لگے۔

''بیٹی نجمہ تم کہاں ہو؟ سوکھی سُپاری کو سنبھال کر رکھو۔ بارش ہونے والی ہے۔''

جاوید آواز دینے لگا۔ اتنے میں پانی برسنے لگا۔ آس پاس کے پودے خوشی سے سر ہلانے لگے۔ کچّی مٹی کی خوشبو سے فضا مہک رہی تھی۔ اب بارش زور پکڑنے لگی۔ جاوید برستے پانی کی طرف دیکھتے دیکھتے خیالوں میں گم ہو گیا......

'' ایک زمانہ تھا جب ہم بارش میں بھیگتے اور ناچتے تھے۔ تالابوں اور ندیوں میں تیرتے اور نہاتے تھے۔ پانی کی وہ صاف اور شفاف لہریں! آج بھی مجھے یاد آ رہی ہیں۔ رنگ برنگ کے پھول، ہوا میں جھومنے والے پودے، پھولوں کے گرد اُڑتی پھرتی خوب صورت تتلیاں، دور دور تک پھیلے ہوئے کھیت اور ہریالی، واہ! کیا خوب نظارے تھے۔

وہ زمانہ بھی کیا زمانہ تھا! کاش میں پھر سے .....

مگر وہ صاف ستھرا پانی آج ہے کہاں؟

آج کل پینے کا پانی بھی بازار سے خریدا جا رہا ہے۔

کون جانے، آگے چل کر سانس لینے کو بھی قیمت چکانا نہ پڑے!

جاوید میاں مایوس ہونے لگا۔

جاوید گاؤں میں رہتا تھا۔

وہ ستر برس کا بوڑھا بیل گاڑی والا جاوید کے نام سے مشہور تھا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

آج وہ سکون کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس کی پیاری بیوی دو سال پہلے انتقال کر چکی تھی۔ اس کا اکلوتا بیٹا شکیل نیوزیلینڈ میں سائنس دان ہے۔

گھر میں اب اس کی بہو نجمہ، پوتی یاسمین اور پوتا نظام اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

پڑھیں لکھیں

☆ جاوید میاں کہہ رہا ہے کہ آج کل پینے کا پانی بھی بازار سے خریدا جا رہا ہے۔
کون جانے، آگے چل کر سانس لینے کو بھی قیمت چُکا نا نہ پڑے!
اس قول پر آپ اپنے خیالات کا اظہار کیجیے۔

☆ کیرلا میں چوالیس ندیاں بہہ رہی ہیں۔ برسات کے زمانے میں ان ندیوں میں سیلاب کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر بھی گرمی کے موسم میں پانی کے لیے ہم ترستے ہیں۔
بچّو' ان قدرتی آفات (Natural Hazards) سے ہم کیسے نجات پا سکتے ہیں۔
گروہ میں چرچا کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

☆ 'آسمان پر کالی گھٹائیں چھانے لگیں تو جاوید کا دل باغ باغ ہو گیا'
بچو' اس جملے میں 'باغ باغ ہونا' ایک محاورہ ہے۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ لکھیے۔

☆ ایک زمانہ تھا جب ہم بارش میں بھیگتے اور ناچتے تھے۔ تالاب اور ندیوں میں تیرتے اور نہاتے تھے۔ پانی کی وہ صاف اور شفاف لہریں! آج بھی مجھے یاد آ رہی ہیں....
جاوید میاں اپنی زندگی کا تجربہ بیان کرتا ہے۔ آپ بھی اس طرح کا ایک تجرباتی نوٹ تیار کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مٹی میں جان آگئی

بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج بڑھنے لگی۔

سارے چرند پرند بھیگنے لگے۔

جاوید کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ وہ خدا کا شکر ادا کرنے لگا۔

اتنے میں پانی کی بوندوں کی جھجھاہٹ اور سبزوں کی لہلہاہٹ زور پکڑنے لگی

اور بارش خوب برسنے لگی۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

وہ دیکھو اُٹھی کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا

گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی
تو بے جان مٹّی میں جان آ گئی

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل
عجب بیل پتّے عجب پھول پھل

ہر اک پیڑ کا اک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا ایک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا

جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا
وہاں آج ہے گھاس کا بن کھڑا

ہزاروں پھُدکنے لگے جانور
نکل آئے گویا کہ مٹّی کے پر

(اسماعیل میرٹھی)

اسماعیل میرٹھی

اسماعیل میرٹھی بچوں کا شاعر ہے۔ وہ ۱۲؍نومبر ۱۸۴۴ء کو میرٹھ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اب یہ گاؤں اسماعیل نگر کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے والد کا نام شیخ پیر بخش تھا۔ اسماعیل میرٹھی نے اپنی شاعری کو بچوں اور بڑوں کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنایا۔ انھوں نے بچوں کے لیے اردو زبان کا قاعدہ بھی ترتیب دیا۔ وہ انجمن ترقی اردو کی مجلس شوریٰ کے رکن بھی رہے۔ اسماعیل میرٹھی ۷۳ سال کی عمر میں یکم نومبر ۱۹۱۷ء کو وفات پائی۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو؟ پہلی بارش پر لکھی گئی یہ نظم ترنّم کے ساتھ گائیں۔

☆ شعر غور سے پڑھیے۔

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی   کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی
جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل   عجب بیل پتّے عجب پھول پھل

بچو، پہلی بارش سے زمین میں کیا کیا تبدیلیاں آتی ہیں؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ بچّو اس نظم میں بارش برسنے کا منظر بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔
نظم کا تحسینی نوٹ تیار کریں۔

☆

تلوک چند محرومؔ

شفیع الدین نیّرؔ

بچّو' ان کو پہچانیے۔ یہ بچوں کے شعرا ہیں۔ ان شعرا کے بارے میں انٹرنیٹ یا گوشہ مطالعہ کی مدد سے معلومات حاصل کریں۔ پسندیدہ ایک شاعر پر نوٹ تیار کریں۔

دیگر سرگرمیاں

☆ بارش یا فطرت کی خوب صورتی پر لکھی ہوئی نظمیں انٹرنیٹ کی مدد سے جمع کریں اور پسندیدہ نظم ترنم کے ساتھ پیش کریں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اسکاٹ لینڈ کا راجا

رات کا وقت تھا۔

کھانے کے بعد سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

دیکھیے ابّا جان! یہ پکّے پکّے آم.......

ہمارے ہی پیڑ کے ہیں۔ جو امّی جان نے آنگن میں لگایا تھا۔

آج کل کی کڑی دھوپ نے پیڑ کو اُجاڑ دیا ہے۔ پھر بھی وہ خوب پھولتا پھلتا ہے۔

نجمہ آم چھلتی ہوئی بولی۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جاوید اور بچّے مزے لے لے کر آم کھانے لگے۔

بارش کے موسم میں بھی آج کل یہ کڑی دھوپ کیوں ہے دادا جان؟

نظام نے بڑی حیرت سے پوچھا۔

اس کی کئی وجوہات ہیں بیٹے!

جاوید میاں موسم کی تبدیلی کی وجوہات بیان کرنے لگا۔

”دادا جان!

آج کل ہمارے گاؤں والے بھی اسکاٹ لینڈ کا راجا بن رہے ہیں کیا؟“

بیچ میں یاسمین نے پوچھا۔

اسکاٹ لینڈ کا راجا....؟ وہ کون ہے بیٹی؟ نجمہ نے پوچھا۔

وہ ایک احمق راجا ہے امّی جان! جس کی کہانی کافی مشہور ہے۔

وہ کہانی ذرا مجھے بھی سناؤ بیٹی۔

کیوں نہیں! بے شک۔

یاسمین یوں کہانی سنانے لگی۔

پُرانے زمانے کی بات ہے کہ ملک ’اسکاٹ لینڈ‘ میں ایک عیش پسند اور بے وقوف راجا حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنے دیس کے لوگوں کی بھلائی کے لیے کچھ بھی نہیں کرتا تھا۔ بوڑھے لوگوں سے انھیں بڑی نفرت تھی۔ ایک دن راجا گھوڑا گاڑی پر سوار ہوکر گلی سے گزر رہا تھا۔ اچانک ایک اندھا بوڑھا گاڑی کے سامنے پڑ گیا۔ وہ بڑی مشکل سے سڑک

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

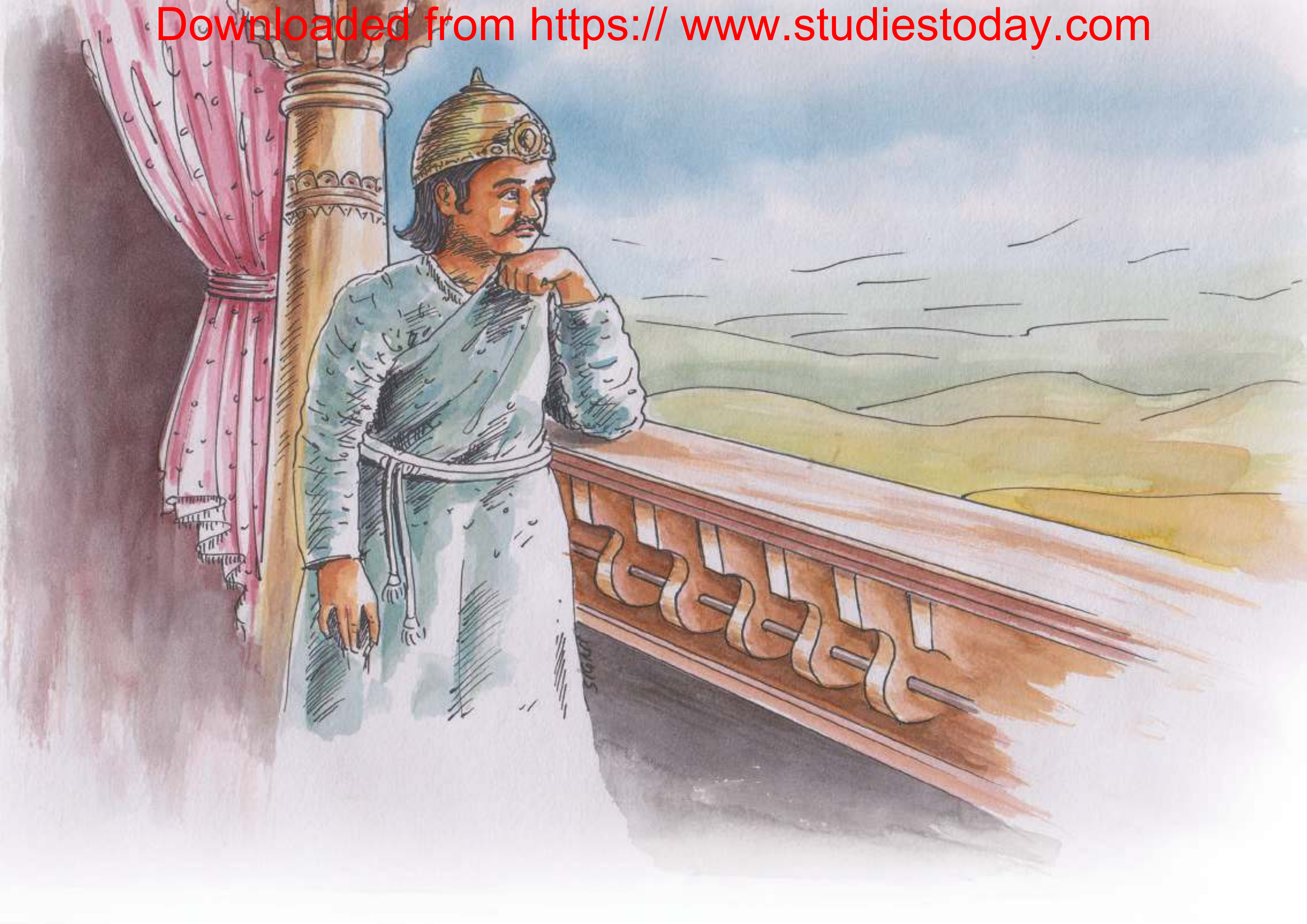

پار کر رہا تھا۔ بوڑھے کو دیکھ کر گاڑی والے نے رفتار کم کر دی۔ یہ دیکھ کر راجا کو غصّہ آ گیا۔ فوراً حکم دیا کہ "ہمارے ملک کے تمام بوڑھے لوگوں کو جلا وطن کر دیا جائے۔"

حکم پاتے ہی سپاہی لوگ دیس کے کونے کونے سے بوڑھوں کو چُن چُن کر جلا وطن کرنے لگے۔ راجا کے اس اندھے قانون کی وجہ سے دیس کے اکثر لوگ جان بچا کر دوسرے ملک میں جا بسے۔ ان کے دربار میں جتنے بوڑھے درباری تھے ان کو بھی نکال دیا گیا۔ اپنے دادا، دادی، نانا، نانی، ماموں، ممانی کی جُدائی پر دیس کے بچّے اور نوجوان بے حد ناراض ہو گئے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اُس ملک کی فوج میں شیام نامی ایک سپاہی تھا۔ اس کا باپ بھی بوڑھا ہو گیا تھا۔ راجا کی اس کارروائی سے وہ بے حد پریشان تھا۔ اُس نے اپنے گھر کے اندر ایک تہہ خانہ بنا کر ابّا جان کو وہاں چھپایا۔ دن گزرتے گئے۔

ایک دن راجا محل کے اوپر چڑھ کر ادھر ادھر ٹہل رہا تھا، آس پاس کے بڑے بڑے پیڑوں کی وجہ سے راجا ٹھیک طور پر شہر دیکھ نہیں پا رہا تھا۔

اُس نے سوچا کہ یہ سارے پیڑ پودے میرے لیے رُکاوٹ ہیں۔ راجا نے جھٹ سے حکم دیا کہ ملک کے سارے بڑے بڑے پیڑ کاٹ دیے جائیں۔ حکم ملتے ہی سپاہیوں نے دیش کے سارے پیڑ پودوں کو کاٹ ڈالا۔

شیام ہر دن تہہ خانے میں جا کر راجا کی یہ ساری نادان حرکتیں اپنے ابّا جان کو سناتا تھا۔ ایک دن ابّا جان شیام کو پاس بُلا کر نصیحت دینے لگے: پیارے بیٹے!

راجا کی یہ نا معقول اور بے تحاشا حرکتوں کی وجہ سے ہمارے ملک میں پانی کی قلّت ہوگی اور قحط بھی آئے گا۔

یہ بہتر ہوگا کہ اگلے چار پانچ سال کے لیے جو ضروری چیزیں ہیں، جمع کر کے رکھیں۔ فطرت کو بگاڑنے کی سزا ضرور ملنے والی ہے۔ یہ سن کر شیام ساری ضروریات کی چیزیں ڈھونڈ نکال کر جمع کرنے لگا اور تہہ خانے میں محفوظ رکھ دیا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جلد ہی فضا میں رطوبت کم ہونے لگی ، گرمی بڑھنے لگی۔ سخت گرمی کی وجہ سے انسان اور جانور مرنے لگے۔ بادل و بارش کا دور دور تک کوئی نام ونشان نہیں تھا۔ ملک بھر میں سخت قحط پڑا اور پانی کی قلّت بھی۔ موسم خراب ہونے سے ملک میں مفلسی پھیل گئی اور سارے لوگ تڑپ تڑپ کر مرمٹنے لگے۔ راجا اپنی نامعقول حرکات کے نتائج سے بے خبر تھا۔ ملک کی موجودہ حالت دیکھ کر وہ ڈر گیا۔ انھوں نے اپنے دربار کے نوجوان وزیروں سے ملک کی پست حالی کے بارے میں چرچا کیا۔ لیکن کیا کریں کوئی حل ڈھونڈ نکالا نہیں جا سکا۔

”اے بھگوان ! اب میں کیا کروں ؟ ملک کے بوڑھے عقل مندوں کو میں نے ہی بھگایا ہے۔ کاش ! اگر آج وہ سب میرے ساتھ ہوتے ...

یہ کہہ کر راجا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

شیام کو جب پتہ چلا کہ راجا کے مزاج میں بدلاؤ آ گیا ہے، تو ایک دن وہ راجا سے ملنے گیا اور اس سے کہا۔ ''حضور! آپ گھبرائیے مت! میرے ابّا جان اب بھی اس ملک میں زندہ ہیں،

وہ ملک کی اس حالت سے نپٹنے کے لیے کوئی حل ضرور نکال سکتے ہیں۔

جلد ہی اس بوڑھے کو دربار میں حاضر کیا گیا۔ سب درباری بوڑھے کی باتوں پر کان لگا بیٹھے۔

بوڑھا کہنے لگا: جلد از جلد ملک بھر میں پیڑ لگائیں۔ پڑوس کے ملکوں سے بیج اور پودے منگوائیں اور جگہ جگہ تالاب اور کُنویں کھدوائیں...

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ شیام کے ابّا جان کہہ رہے ہیں کہ فطرت کو بگاڑنے کی وجہ سے ملک میں پانی کی قلت اور سخت قحط بھی آئے گا۔

بچّو، آج کل ہماری ریاست کیرلا کے قدرتی آفات (Natural Hazards) کی روشنی میں ہمیں کن کن باتوں پر احتیاط رکھنا ضروری ہے؟ گروہ چرچا کرکے نوٹ تیار کیجیے۔

☆ جاوید میاں کہہ رہا ہے کہ موسم کی تبدیلی کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔

یہ وجوہات کیا کیا ہیں؟ گروہ میں چرچا کرکے نوٹ تیار کیجیے۔

☆ کہانی اسکاٹ لینڈ کا راجا کے کردار کون کون سے ہیں؟

آپ کے پسندیدہ کردار کے بارے میں ایک نوٹ تیار کیجیے۔

☆ اس کہانی کے کس حصّے نے آپ کو زیادہ متاثر کیا ہے؟

گروہ چرچا کے ذریعہ اس حصّے کا مکالمہ تیار کرکے رول پلے کریں۔

☆ 'اسکاٹ لینڈ' میں ایک عیش پسند اور 'بے وقوف' راجا حکومت کرتا تھا'۔

یہ جملہ غور سے پڑھیے۔

اس میں لفظ 'وقوف' کے پہلے 'بے' لگانے سے نفی کے معنی پیدا ہوگئے ہیں۔

بچّو، اس طرح اور بھی کئی الفاظ ہیں انھیں ڈھونڈ نکالیں۔

جیسے: بے ادب، بے قرار، .....

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اور بھی سیّارے چاہیے

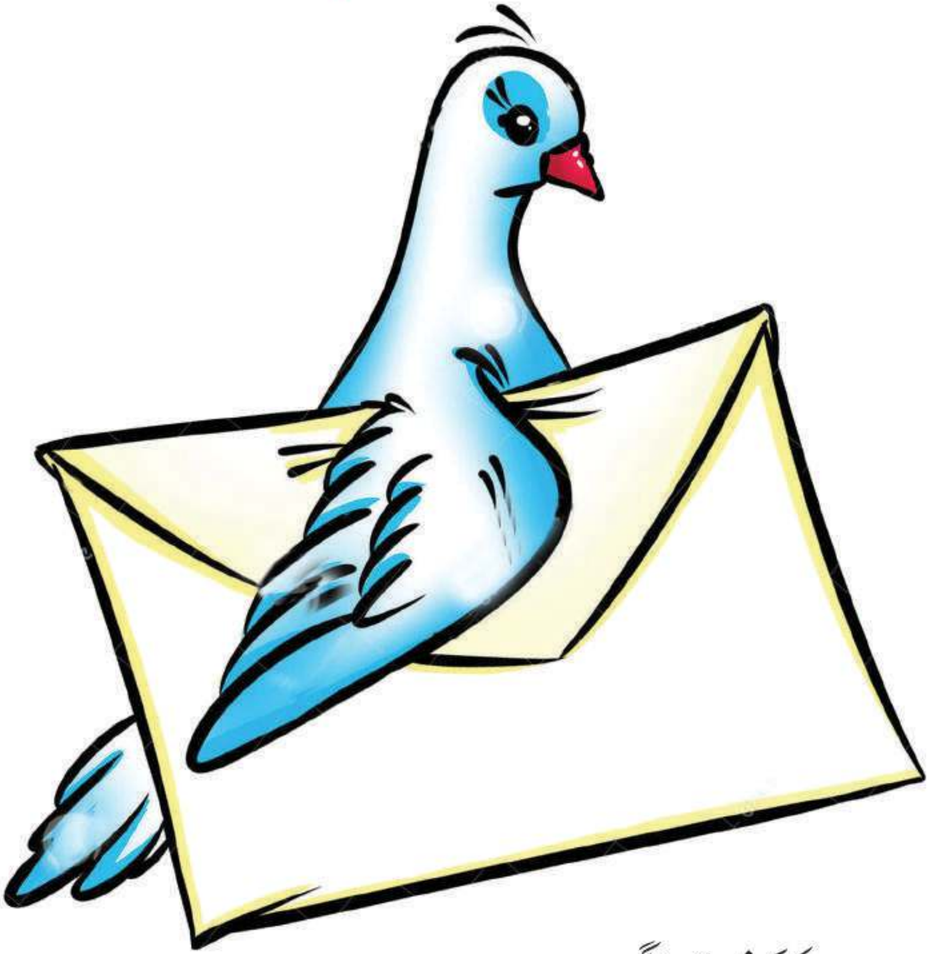

سورج کی کرنیں آنے لگیں۔

چڑیاں اپنے اپنے آشیانوں سے دانے کی تلاش میں اِدھر اُدھر اڑ رہی تھیں۔

صبح کی چہل قدمی کے بعد جاوید اور بہو نجمہ اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔

یاسمین اور نظام اسکول جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

دیکھو یاسمین بیٹی! ای۔میل میں تمھارے ابا جان کا خط آیا ہے۔

سب مل کر خط پڑھنے لگے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نیوزی لینڈ،

۱۰/اگست ۲۰۱۹ء

پیاری یاسمین بیٹی....جیتی رہو! سب کو میری پیار بھری دعائیں۔

تمھارا خط ملا۔ یہ جان کر مجھے بڑا فخر محسوس ہو رہا ہے کہ تم علاقائی کلب کے سمینار میں ماحولیات کے تحفظ پر ایک مقالہ پیش کرنے والی ہو۔مبارک ہو بیٹی' فطرت کو بچانے کے لیے تمام لوگوں کو اس طرح کے قدم اٹھانا چاہیے۔

تم جانتی ہو کہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کی ضرورتیں دن بدن بڑھتی جا رہی ہیں اور قدرتی وسائل محدود ہوتے جا رہے ہیں۔اس لیے قدرتی توازن بگڑتا جا رہا ہے۔سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ۲۰۵۰ء تک پہنچتے پہنچتے ہماری آبادی دوگنا چوگنا بڑھ جائے گی اور ہمارے رہن سہن کے لیے زمین جیسے تین سیّاروں کی ضرورت ہوگی۔

نیوزی لینڈ کی ایک عجیب بات ہے کہ یہاں کے ایک طبقے کے لوگ ،جن کو'ماووری' کہتے ہیں،ندی،نالے اور نہروں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ یہاں کے سب لوگ پانی کی حفاظت میں بڑا دھیان رکھتے ہیں اور ماحولیات کا تحفظ اپنی اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مقالہ تیار کرنے میں امّی جان سے مل کر انٹرنیٹ سے بھی تم فائدہ اٹھاسکتی ہو۔ سمینار میں اپنے خیالات اچھے انداز میں پیش کرو۔ تمھارے اس مقالے سے سب کو فائدہ ہوگا۔ میں یہاں خیروعافیت سے ہوں۔ تم دونوں داداجان اور امّی جان کی باتیں ماننا اور ان کی طبیعت کا خیال رکھنا۔ اگلے اونم کی چھٹیوں میں ہم آجائیں گے۔

نیک تمنّاؤں کے ساتھ...

تمھارا ابّو

پڑھیں لکھیں

☆ آپ کے اسکول میں ماحولیات کے تحفظ پر ایک سیمینار منعقد ہونے والا ہے۔
اشاروں کی مدد سے اس کے لیے ایک پوسٹر تیار کیجیے۔
اشارے: عنوان، مقام، تاریخ، افتتاح، لے آؤٹ وغیرہ

☆ بچّو، ماحولیات کے تحفظ پر اس سیمنار کے لیے ایک مقالہ تیار کیجیے۔

☆ سیمینار کے بعد یاسمین اپنے ابّا جان کے نام خط لکھ رہی ہے۔
خط تیار کرنے میں اس کی مدد کریں۔

☆ آپ کے گاؤں یا شہر کے ندی اور نالے کا پانی کوڑا کرکٹ ڈالنے سے گندا ہو رہا ہے۔
اس کے خلاف صدر پنچایت کے نام پر ایک شکایت نامہ تیار کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یونٹ ۳

گھر گھر پودے لگائیں

جس کھیت سے دہقاں کو میسّر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

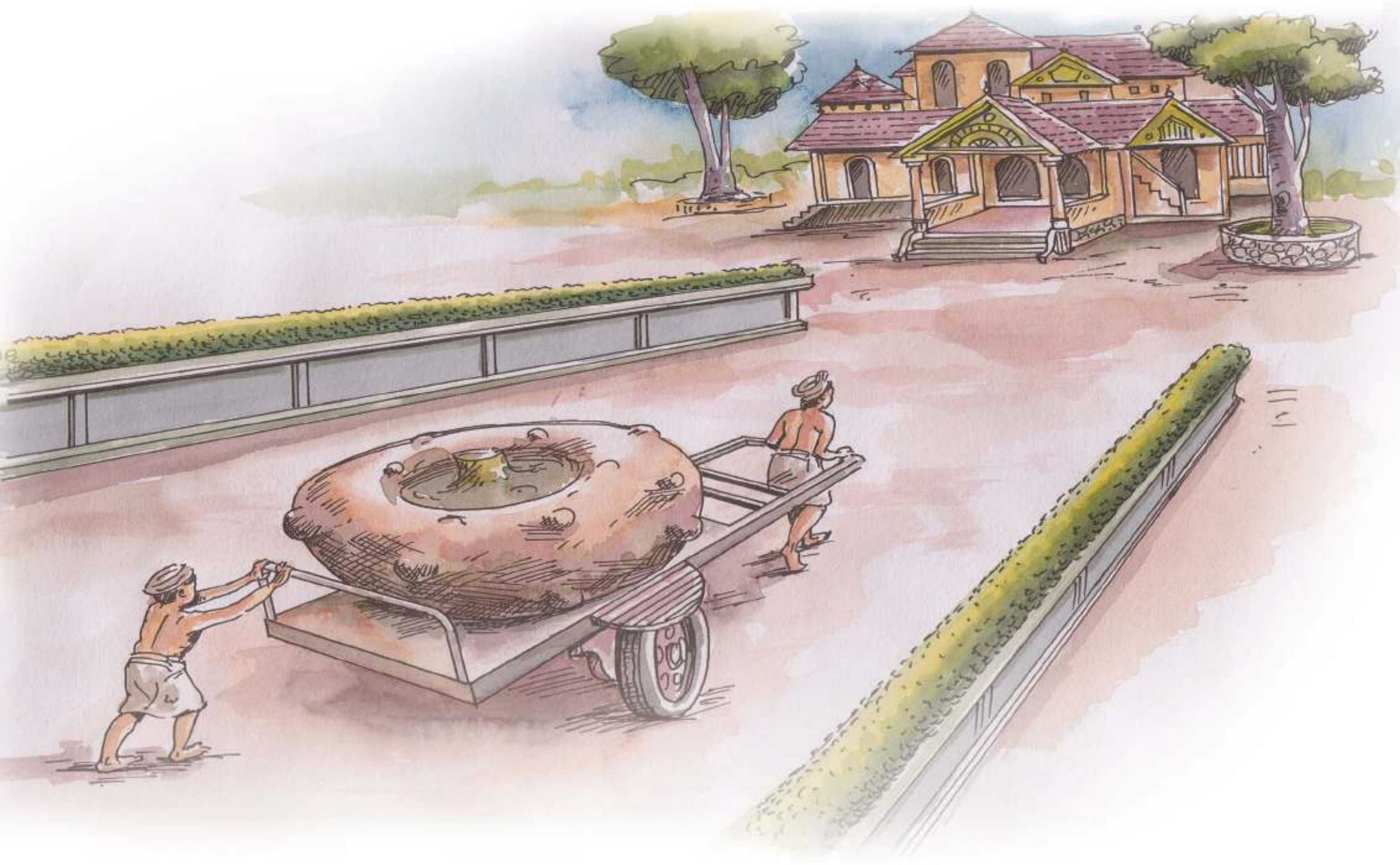

❖ کیا آپ کے گھر میں چاول اور ترکاریاں خود بناتے ہیں یا خریدتے ہیں؟

❖ قدرتی غذاؤں سے ہمیں کیا کیا فائدے ہیں؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کاٹو کھیتاں کاٹو رے

کاٹو کھیتاں کاٹو رے
گھر گھر روٹی باٹو رے
خون پسینہ پیرو رے
چاند ستارے کاٹو رے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

عورتوں کی میٹھی میٹھی آوازوں سے فضا گونج رہی تھی۔ وِکاش پوری گاؤں میں فصل کٹائی کا جشن تھا۔کسان فرنانڈز صبح سویرے اُٹھ کر خوشی خوشی اپنے کھیت کی طرف نکلا۔تمام گاؤں والے فصل کی کٹائی میں مصروف تھے۔

اتنے میں اس کا بیٹا رافیل اپنے دوست سلیم کے ساتھ وہاں آ پہنچا۔کھیت میں فصل کاٹنے والی عورتیں، خوشی خوشی گیت گانے والے بچّے اور نوجوان، یہ سب سلیم کے لیے ایک نیا تجربہ تھا۔وہ بھی ان کے ساتھ تالیاں بجانے اور گانے لگا۔

کاٹو کھیتاں کاٹورے گھر گھر روٹی باٹورے
خون پسینہ پیرورے چاند ستارے کاٹورے
کاٹو کھیتاں کاٹورے
گھر گھر روٹی باٹورے

جھاڑ جھکولے چھاٹیں گے ندّی نالے پاٹیں گے
نوے رستے کاٹیں گے دنیا نھاٹی نھاٹیں گے
کاٹو کھیتاں کاٹورے
گھر گھر روٹی باٹورے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

آؤ چٹاناں توڑیں گے ندّی نالے موڑیں گے
پیاسی پیاسی کھیتی ہے کھیت میں پانی جوڑیں گے
کاٹو کھیتاں کاٹورے
گھر گھر روٹی باٹورے
آنکھ سے آنسو پوچھیں گے جگ میں خوشیاں باٹیں گے
خون پسینہ پیریں گے چاند ستارے کاٹیں گے
کاٹو کھیتاں کاٹورے
گھر گھر روٹی باٹورے

سلیمان خطیبؔ

سلیمان خطیبؔ (۱۹۲۲-۱۹۷۸)

سلیمان خطیبؔ اردو کے مشہور شاعر ہیں۔ ان کی پیدائش کرناٹک کے بیدر کے قریب معین آباد میں ۱۹۲۲ء میں ہوئی۔ آپ کے والد کا نام محمد صادق تھا۔ سلیمان خطیب کو بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا۔ ان کی اکثر نظمیں طنز و مزاح پر مبنی ہیں۔ دیہاتی زندگی اور دلفریب دکنی لوک گیتوں سے انھیں بڑی دلچسپی تھی۔ 'پہلی تاریخ' اور 'ساس بہو' آپ کی مشہور نظمیں ہیں۔ ۲۲/ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو آپ کی وفات گلبرگہ میں ہوئی۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں:

☆ بچّو، کھیتی باڑی سے متعلقہ یہ لوک گیت ہم سب مل کر گائیں۔

☆ آنکھ سے آنسو پوچھیں گے جگ میں خوشیاں باٹیں گے
خون پسینہ پیریں گے چاند ستارے کاٹیں گے

بچّو' ان اشعار میں شاعر کیا بیان کرتا ہے؟

ان اشعار کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ اس لوک گیت میں شاعر نے کسان اور کھیتی باڑی کی اہمیت پر بیان کیا ہے۔ وہ کیا کیا ہیں؟

بچّو' نظم کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ بچّو' ''جو بوئے گا وہ کاٹے گا'' یہ کھیتی باڑی سے متعلقہ ایک کہاوت ہے۔

اسی طرح اور بھی کہاوتیں ہیں۔ گوشہءمطالعہ کی مدد سے جمع کر کے پیش کیجیے۔

☆ اردو میں اسی طرح کے کئی مشہور لوک گیت ہیں۔

انٹرنیٹ یا گوشہءمطالعہ کی مدد سے لوک گیت جمع کیجیے اور ترنّم کے ساتھ پیش کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

روٹیاں مزیدار ہیں

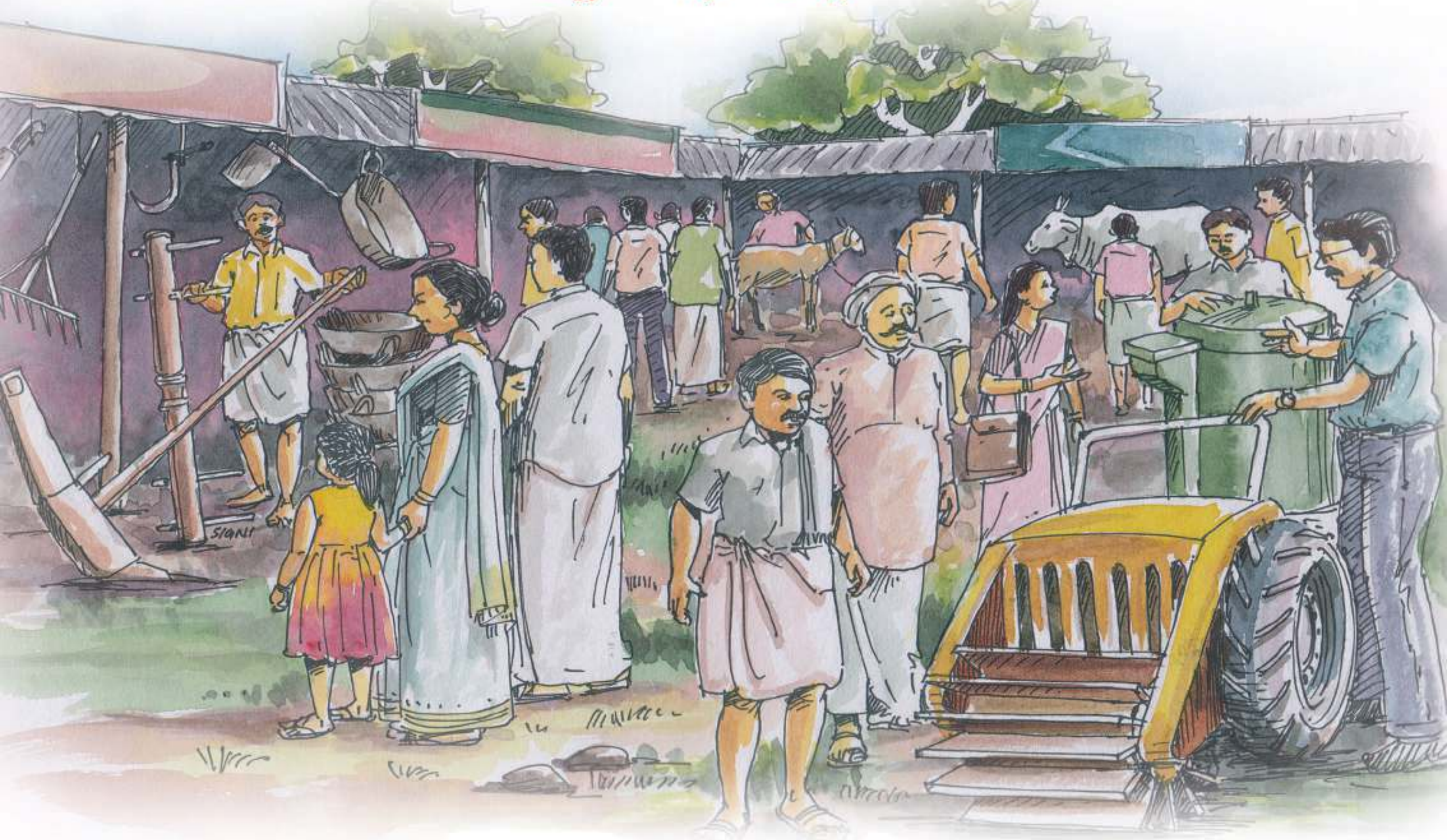

"واہ! کتنا خوبصورت ہے، واقعی گاؤں کا یہ نظارہ جنّت نما ہے"۔

دور دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہوئے سلیم نے کہا۔

رافیل بیٹے! تم کب آئے؟ یہ کون ہے تمھارے ساتھ؟

ہم صبح سویرے آئے، یہ میرا ہم جماعت سلیم ہے ابّا جان۔

بنگلور کے بڑے سوداگر احمد شاہ کا بیٹا ہے، وہ آپ سے ملنے آیا ہے۔

مجھ سے ملنے؟ کیا بات ہے بیٹے؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہاں پپا، وہ ہمارے گاؤں کی کھیتی باڑی اور آپ جیسے کسانوں کی محنت دیکھنے آیا ہے۔

اچھا بیٹے! اس کو سب کچھ دکھادو اور گھر لے جاؤ۔ باتیں وہیں ہوں گی۔شام کو میلا بھی دیکھنے جائیں گے۔

سنہرا رنگ لیے فصلیں، صاف شفاف پانی سے بھرے ندی نالے ، دور دور تک پھیلی پہاڑیاں دیکھ کرسلیم بہت خوش ہوا، دونوں باتیں کرتے ہوئے گھر پہنچے۔

رافیل بیٹے ، ناشتہ تیار ہے۔سلیم کو بھی بُلاؤ! ہم سب مل کر ناشتہ کریں۔

''یہ روٹیاں بڑے مزیدار ہیں امّی جان۔'' روٹیوں کا مزہ لیتے ہوئے سلیم نے کہا۔

ہاں بیٹے ، یہ ہمارے ہی کھیت کے دھان سے تیار کی گئی ہیں۔

ہم شہر کے لوگ کھانے کی تمام چیزیں بازار سے ہی خریدتے ہیں امّی جان!

آج کل کی ساری چیزوں میں ملاوٹ ہے بیٹے؟

کیمیائی کھاد کے غیر سائنسی استعمال سے نہ جانے کیا کیا بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ ہم اپنی محنت سے کھانے کی چیزیں بناتے ہیں۔فرنانڈز نے کہا۔

ٹھیک ہے ابّا جان ، آپ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں! خود محنت بھی کرتے ہیں اور دوسروں کے پیٹ بھی بھرتے ہیں۔

ضرور! ہم بڑے خوش نصیب ہیں، پھر بھی ہمارے دن رات کی محنت کون سمجھتا ہے؟ ہمارا دکھ درد کون جانتا ہے؟ موسم کی تبدیلی ، پانی کی قلّت ، اناج کی کم قیمت...

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نہ جانے اور کیا کیا مسائل پیش آتے ہیں؟

ٹھیک ہے ابّا جان، آپ جیسے کسانوں کے مسائل کے بارے میں ہم نے کہانیوں میں پڑھا ہے۔

پڑھیں لکھیں

☆ موسم کی تبدیلی، پانی کی قلّت، اناج کی کم قیمت...نہ جانے کیا کیا مسائل پیش آتے ہیں۔

بچّو! کسانوں کے مسائل کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

☆ آج کل کھانے کی اکثر چیزوں میں ملاوٹ ہے۔ حد سے زیادہ کیمیائی کھاد کے استعمال کرنے سے نہ جانے کیا کیا بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔

بچّو، اس سے بچنے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ اپنے خیالات لکھیے۔

☆ فرنانڈز ایک محنتی کسان ہے۔ وہ کھیتی باڑی میں نت نئے طریقے استعمال کرتا ہے۔ سرکار کی طرف سے اس کو ایوارڈ بھی ملا ہے۔

بچّو، اگر آپ کو اس سے ملنے کا موقع ملا تو آپ کیا کیا سوالات کریں گے۔ سوالات تیار کیجیے۔

☆ گاؤں کے خوبصورت نظارے دیکھ کر سلیم بنگلور واپس گیا اور گاؤں کی ساری باتیں امّی جان کو سنانے لگا۔ بچّو، دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو تیار کیجیے۔

دیگر سرگرمیاں: ☆ کسان اپنے کھیت میں کام کرنے کو پاوڑا جیسے آلات استعمال کرتے ہیں۔

کھیتی باڑی کے لیے اور کیا کیا آلات یا اوزار استعمال کرتے ہیں؟

بچّو، اس کی فہرست تیار کر کے 'میرا گلشن' میں لکھیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جینے کے لیے

رات اندھیری تھی اور آسمان پر تارے چھٹکے ہوئے تھے۔

گوبردھن مکان سے باہر کھلے میدان میں پلنگڑی پر پڑا آسمان کو تک رہا تھا اور ذرا فکرمند تھا کہ جیٹھ کا مہینہ ختم ہو رہا ہے اور آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہیں آتا۔ مگر اس کو یقین تھا کہ آساڑھ کے آتے ہی موسم درست ہو جائے گا اور پانی برسے گا۔

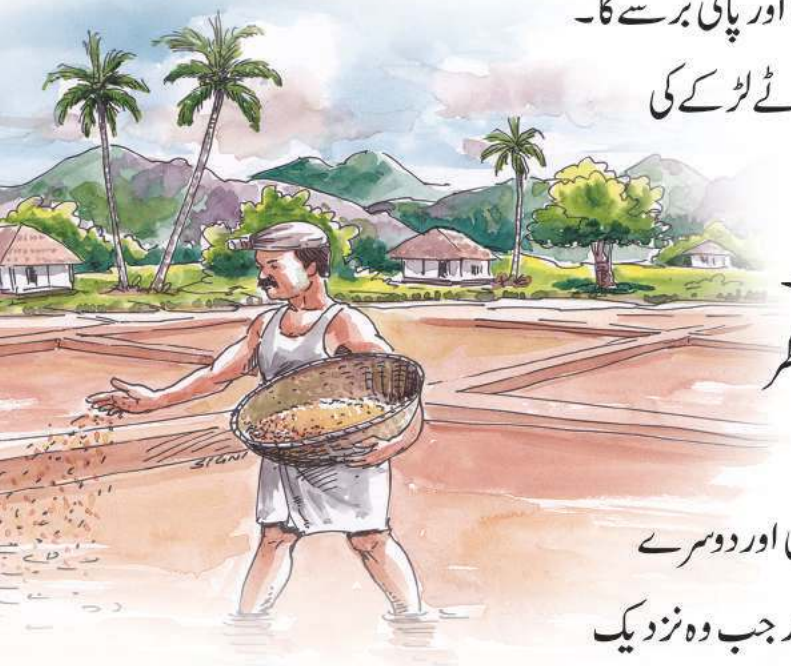

وہ سوچنے لگا کہ اس سال فصل سدھر گئی تو چھوٹے لڑکے کی شادی کر کے اطمینان کا سانس لے گا۔

پھر اس کے سر پر کوئی ذمّہ داری نہیں رہے گی۔

وہ اسی قسم کی باتیں سوچ رہا تھا کہ اسے روشنی نظر آئی اور کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔

وہ اٹھ کر بیٹھ رہا۔ کوئی آدمی ایک ہاتھ میں لاٹھی اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین لیے اس کی طرف آ رہا تھا۔ اور جب وہ نزدیک آ گیا تو اس نے پہچان لیا کہ وہ آنے والا رام لال ہے۔ گاؤں کے بڑے زمیندار بابو گردھاری سنگھ کا خاص پیادہ۔ رام لال کو پہچانتے ہی اس کا ماتھا ٹھنکا۔ اتنی رات گئے رام لال کا آنا اچھا شگون نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہی رام لال سامنے آیا گوبردھن اٹھ کر سلام کیا اور خوشامدانہ انداز میں بولا۔

''خیر تو ہے لال بھائی! اِی گھڑی آئے ہو کیا بات ہے؟''

رام لال نے جب کوئی جواب نہیں دیا تو گوبردھن نے سمجھا کہ کوئی سخت بات ہے اور

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

رام لال بھی خفا ہے تو رام لال کو خوش کرنے کے لیے اس نے کہا۔

''بیٹھو رام لال بھائی، چلّم لاتا ہوں دو دم لگا لو۔''

رام لال نے کہا۔ ''نہیں گوبردھن سمے نہیں ہے۔ سارا گاؤں گھومنا ہے، سب کو خبر دینا ہے، صبح سویرے بنگلے پر بلاوا ہے۔''

اتنا کہہ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ یکا یک مڑا اور اس کے پاس آگیا اور آتے ہی بولا۔ ''گوبردھن ذرا لاؤ چلّم، دو دم لگا لیں'' اور پاس ہی پڑی ہوئی لکڑی پر بیٹھ گیا۔ گوبردھن جلدی سے گھر کے اندر گیا اور چلّم بھر کر لے آیا۔

''ہم کو ٹھیک معلوم نہیں گوبردھن، ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ گاؤں کے کسانوں پر کوئی مصیبت آنے والی ہے۔''

''یہ کیسے کہہ سکتے ہو'' گوبردھن نے پوچھا۔

''دو دن سے بڑے سرکار، چھوٹے سرکار، اور سب چھوٹے بڑے زمیندار بیٹھ کر آپس میں کچھ باتیں کر رہے تھے اور اس طرح کہ کوئی دوسرا نہ سننے پائے۔'' رام لال نے کہا۔

گوبردھن نے ذرا اطمینان کی سانس لی اور بولا۔ ''نہیں رام لال بھائی گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ زمینداری اٹھ رہی ہے۔ سب بچار کرتے ہوں گے کہ زمینداری ختم ہونے کے بعد کیا کریں گے؟''

رام لال بولا۔ ''بھیّا ہم ان سب کو جانتے ہیں۔ تم کیا جانو۔''

رام لال چلا گیا۔ لیکن اس کے منہ سے ایسی باتیں سن کر گوبردھن کی ہمّت ٹوٹ گئی۔ ٹھیک ہی بات تھی۔ رام لال سے زیادہ زمینداروں کو اور کون جانتا تھا۔ اس کی ساری زندگی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

زمیندار کی خدمت گزاری میں کٹی تھی۔

رام لال کے چلے جانے کے بعد گوبردھن کو نیند نہ آئی۔ اس کی آنکھ جھپکتی اور کھل جاتی تھی۔ دل کے اندر ایک عجیب سی بے چینی محسوس کرتا تھا۔ جو اس کی سمجھ میں نہ آتی تھی اور بار بار سوچتا تھا کہ آخر بنگلے پر کس لیے بلاوا ہے۔ رام لال اتنا اداس کیوں ہے؟

صبح ہوئی تو زمیندار کے بنگلے پر پہنچا۔ وہاں احاطے میں بہت سے لوگ پہلے ہی سے موجود تھے۔ آخر گاؤں بھر کی ساری رعایا کو کیوں بلایا گیا ہے؟۔

آخر کچھ دیر کے بعد بڑے سرکار گھر کے اندر سے بنگلے پر آئے۔ ان کے آتے ہی سارے لوگ سمٹ کر بنگلے کے قریب آگئے اور بڑے سرکار ذرا نزدیک آئے۔ جب کوئی ان کی طرف مخاطب ہوا تو انھوں نے کہنا شروع کیا۔

"تم لوگوں کو بلایا ہے کہ ایک بات کہوں۔ بات ایسی ہے کہ جس کے کہتے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ مگر کوئی چارہ بھی نہیں اور وہ بات یہ ہے کہ جو رعیّت بھی میری جتنی زمین جوتتا ہے اسے اب اس کے پاس نہیں جانا ہوگا۔ میں سب سے اپنی زمین واپس لیتا ہوں۔"

بڑے سرکار کی زبان سے یہ اعلان سننا تھا ایک کہرام سا مچ گیا۔ زمین واپس لے لیں گے تو پھر کسی رعیت کے پاس کیا رہ جائے گا۔ گاؤں میں کسی کسان کے پاس اپنی اتنی زمین نہیں تھی کہ اپنا اور گھر والوں کا پیٹ پال سکے۔ سب کے سب زمیندار کی زمین جوت کر گزارا کرتے تھے۔ ہر طرف سے دہائی پڑنے لگی "سرکار ہم سب مر جائیں گے۔" بڑے سرکار نے بھی ایک کا بھی جواب نہیں دیا اور چپ چاپ گھر کے اندر چلے گئے۔ کچھ دیر تک تو لوگ وہاں منڈلاتے رہے۔ آخر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ راستے میں ان کو معلوم ہوا کہ گاؤں کے دوسرے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

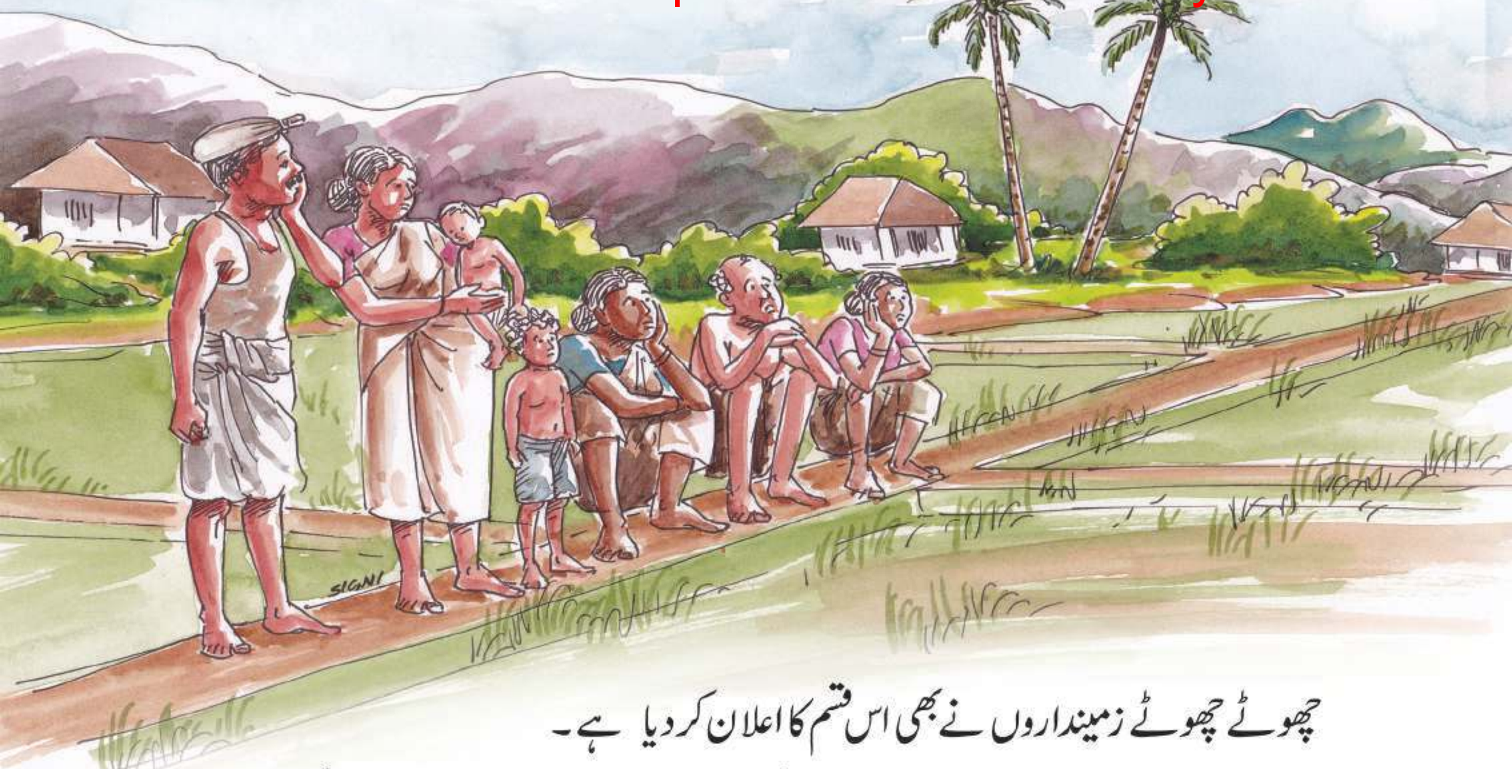

چھوٹے چھوٹے زمینداروں نے بھی اس قسم کا اعلان کر دیا ہے۔

زمینداروں کے اس نئے اعلان سے راگھو پور کے سارے کسان بدحواس تھے۔ کسی کی سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اب کیا کیا جائے، کچھ جوان اور ادھیڑ آدمی محنت مزدوری کرنے شہر چلے بھی گئے تھے اور جو لوگ گاؤں میں تھے وہ قسمت آزمانے کو روز زمیندار کی خوش آمدیں کرنے جاتے یا کہیں بیٹھ کر آپس میں قسمت کے گلے کرتے یا مشورہ کرتے۔

زمینداروں نے کسانوں سے زمین تو لے لیں لیکن ان کے سامنے بھی ایک نیا مسئلہ اٹھ کھڑا ہوا۔ کسی کے پاس ساری زمین میں کھیتی کرنے کا سامان نہ تھا۔ بڑے سرکار کے پاس نہ تو آدمیوں کی کمی تھی اور نہ سامان کی، لیکن سب کے سب ان کی طرح مضبوط تو تھے نہیں اور جب کھیتوں میں ہل چلانے کا وقت آیا تو ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ اس بیچ میں کسانوں نے بھی مشورہ کر کے آپس میں فیصلہ کیا کہ کوئی زمینداروں کے کھیت میں کام نہیں کرے گا یا اگر کرے گا تو پھر پانچ سیر روز مزدوری لے گا۔

زمینداروں نے جب یہ بات سنی تو ان کو بہت غصّہ آیا اور سوچنے لگے کہ کس طرح اس

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

حالت کا مقابلہ کیا جائے۔

اس کھینچ تان کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ وقت آ گیا اور زمینیں بنجر پڑی رہیں۔ زمیندار نہ کسان کو زمین واپس دینے پر تیار تھے نہ زیادہ مزدوری دینے پر اور جب کوئی کسان ادھر سے گزرتا اور اس زمین کا یہ حال دیکھتا جس میں کبھی اس کی کھیتی لہلہاتی تھی، اس کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے۔

گوبردھن نے یہ حال دیکھا تو پھر سب سے مشورہ کرنے لگا۔ اس کے پاس زمیندار کی بیس بیگھہ زمین تھی۔ اس کے لے لیے جانے کے بعد صرف تین بیگھہ اپنی زمین رہ گئی تھی اور اس سے اس کا اور خاندان بھر کا گزارہ ناممکن تھا۔ پھر جب وہ زمین کو دیکھتا تو اس کی آنکھوں میں خون اتر آتا تھا لیکن کوئی بھی اسے کوئی مناسب مشورہ نہیں دے سکا تو ایک دن اس نے اپنے چند آدمیوں کو کہہ دیا اور دوسرے دن صبح سویرے اس زمین پر ہل چلا دیا۔ جس کو وہ برسوں سے جوتتا آیا تھا۔ جیسے ہی کھیت میں ہل چلتا نظر آیا ایک شور ہوا اور زمیندار کے تین آدمی اسے روکنے آئے لیکن گوبردھن نے ہل کو باہر لے جانے سے صاف انکار کر دیا۔ اسے روکنے کے لیے آنے والوں میں رام لال بھی تھا اور ہمیشہ کی طرح اس کی ہاتھوں میں اس سے اونچی لاٹھی بھی تھی اور اس نے منع بھی کیا۔ لیکن اس کی آواز میں پہلا سا زور نہیں تھا اور نہ عادت کے مطابق اس نے آتے ہی لاٹھی چلائی۔ گوبردھن نے کہا۔

''جاؤ رام لال بھائی اپنے گھر۔ اب کیا دھرا ہے بچے بھوکے مریں گے تو ہم زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ ہم کو روک کر تمھیں کیا مل جائے گا۔ تم چاہتے ہو کہ ہمارے بچے مر جائیں......''

لیکن رام لال نے زبردستی ہل سے بیل کھول کر ہانک دیے۔ اس کے ساتھ جو دو آدمی آئے تھے وہ بیلوں کو لے کر بنگلے پر جانے لگے تو گوبردھن کے بیٹے جیتو نے انھیں راہ میں گھیر لیا اور بولا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

''تم بیل نہیں لے جا سکتے'' اور بیلوں کو پکڑ لیا۔ زمیندار کے بیٹے نے اس پر لاٹھی چلا دی۔ پھر کیا تھا دو چار کسان اور گئے اور دونوں طرف سے لاٹھی چلنے لگی۔ زمیندار کے آدمی بھاگ کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد مشورہ ہوا کہ سارے کسان زمینداروں کی وہ زمین جوت ڈالیں جو پہلے وہ جوتتے تھے اور دیکھا دیکھی چاروں طرف سے ہل بیل نکلنے لگے۔ زمینداروں کے پاس آدمی کم تھے اور جو وہ بھی بھروسے کے لائق نہیں۔ کیوں کہ انھیں کے بھائی بھتیجے کھیتوں پر ہل چلانے جا رہے تھے۔

آخر زمیندار خود اپنی بندوقیں لے کر گھروں سے نکل آئے اور صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ ''جو بھی کسی کھیت پر ہل چلائے گا وہ گولیوں کا شکار ہوگا۔''

لیکن کسانوں میں جوش بہت زیادہ تھا۔ بندوقوں سے کوئی بھی نہ ڈرا، اور کھیتوں پر ہل چلا دیے گئے اور ہلوں کا چلنا تھا۔ گولیاں بھی چل پڑیں اور دیکھتے ہی دیکھتے کھیتوں میں بیسوں لاشیں گر گئیں۔

دوسرے دن گاؤں میں ہر طرف لال پگڑی والے سپاہی نظر آتے تھے اور دھڑا دھڑ گرفتاریاں ہو رہی تھیں۔ گوبردھن اور رام لال دونوں حوالات میں بند کیے گئے۔

''گوبردھن تم نے اچھا نہیں کیا۔ اتنا بڑا جھگڑا کر دیا۔'' ''دیکھو کتنوں کی جان گئی۔''

گوبردھن نے کہا۔ ''رام لال بھائی جینے کے لیے مرنا بھی ہوگا۔''

سہیل عظیم آبادی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

سہیل عظیم آبادی: سہیل عظیم آبادی کا شمار اردو کے مشہور افسانہ نگاروں میں ہوتا ہے۔ان کا اصل نام محمد مجیب الرحمٰن ہے۔ وہ ۱۵/ جولائی ۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئے۔سہیل عظیم آبادی نے کئی رسائل ہفتہ وار اور روز نامہ شائع کیے ہیں۔سحر نغمہ ان کا پہلا افسانہ ہے۔کاغذ کی ناؤ' اسٹیشن پر' کمزوری' اور کل وہ مرگیا وغیرہ ان کے بہترین افسانے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۹ر نومبر ۱۹۷۹ء کو الہ آباد میں ہوا۔

پڑھیں لکھیں

☆ زمیندار نے کہا کہ جو رعیت بھی میرے جتنی زمین جوتتا ہے اسے اب اس کے پاس نہیں جانا ہوگا۔ میں سب سے اپنی زمین واپس لیتا ہوں۔ بچّو، زمیندار کی بات سن کر کسانوں کے دل میں کیا کیا خیالات ابھر آئے ہوں گے۔ اپنے خیالات لکھیے۔

☆ زمیندار نے گاؤں کے کسانوں کی ساری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ وہ کسانوں کو زمین واپس دینے اور مزدوری دینے کو تیار نہ تھے۔ بچّو! گاؤں والے اس کے خلاف ایک جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا ہے. اس کے لیے چند نعرے تیار کیجیے۔

☆ گاؤں میں ہر طرف لال پگڑی والے سپاہی نظر آتے تھے۔ گوبردھن اور رام لال دونوں حوالات میں بند کیے گئے۔ بچّو، راگھو پور گاؤں میں پھر کیا ہوا ہوگا؟ اس کہانی کو آگے بڑھائیے۔

دیگر سرگرمیاں

پریم چند

کرشن چند

سعادت حسن منٹو

☆ بچّو، یہ سب اردو کے مشہور افسانہ نگار ہیں۔
انٹرنیٹ اور گوشہء مطالعہ کی مدد سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرکے نوٹ تیار کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فرہنگ

اپلا : Dung-cake, ചാണക വറളി

اٹکانا : Stop hider, അടിഞ്ഞുകൂടുക

اثنا : Interval, Middle, ഇടയിൽ، درمیاں

احاطہ : Sarrounding ചുറ്റുപാടും

احمق : بے وقوف

ادھار : debt, قرض

ارہر : A kind of pulse, തുവരപ്പരിപ്പ്

ازل : Beginning, ആരംഭം، ابتدا

اعلان : Announcement, വിളംബരം

افسردہ : Dejected, ദുഃഖിതൻ، اُداس

اکٹھا کرنا : to collect, ശേഖരിക്കുക

الاؤ : Bonfire, തീക്കൂന، انگیٹھی

انتظار کرنا : to wait, പ്രതീക്ഷിക്കുക

انجان : Unknown, അജ്ഞാതം

انگڑائی لینا : to yawn, മൂരിനിവരുക

اوکھ : Sugar cane, കരിമ്പ്، گنّا، پونڈا

اَوسان درست ہونا : ആശ്വാസമാവുക

اُجاڑنا : to destroy, നശിപ്പിക്കുക، برباد کرنا

آبرو : Honour, അഭിമാനം، عزّت، فخر

آساڑھ : ആഷാഢം (مہینہ کا نام)

آمدنی : Income, വരുമാനം

آندھی : കൊടുങ്കാറ്റ്

آنکھ جھپکنا : پلک نیچی ہونا

آہٹ : پاؤں کی آواز

باٹورے : Distribute, വീതിച്ചോളൂ، بانٹ لو

بٹورنا : to collect, ശേഖരിക്കുക، جمع کرنا

بدحواس : Restlessness پریشان

بدنما : Ugly, വിരൂപി، بدصورت

برق : بجلی

بروگ : Seperation, വേർപാട്، جدائی

بنجر پڑی زمین : Waste land: തരിശ് ഭൂമി

بھاری جسم لیے : വിഷമത്തോടെ

بھٹکنا : Miss the right path, വ്യതിചലിക്കുക

بھڑکنا : Flare up, ദേഷ്യപ്പെടുക، غصّہ ہونا

بیدار کرنا : Alert, Awake, ബോധവത്കരിക്കുക

بیساکھی : Crutch, താങ്ങുവടി

بھیگہ زمین : زمین کی پیمائش

بے تکلّف : Informally ، بے ساختہ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پاٹیں گے : قریب قریب لانا

پازیب : Leg chain, പാദസരം

پپیہا : Hornbill, വേഴാമ്പൽ

پرال : Husk, Chaff, തവിട്،بھُس

پکّا : Confirmed, വിളഞ്ഞ

پگڑی : തലപ്പാവ്،عمامہ

پلنگڑی : Small cot

پنجہ : Open hand ، کف

وچیں گے : پوچھیں گے

پوس کی رات : മകരമാസ രാത്രി

پھاڑ دینا: കീറുക, to tear

پھدکنا : Jump اچھلنا

پھلواری : Small garden,،باغیچہ

ചെറുപൂന്തോട്ടം

پیادہ : Manager കര്യസ്ഥൻ

پیریں گے: بوئیں گے،محنت کریں گے

پیکر : Embodiment, രൂപം ،ڈھانچہ

پُھوار : Drizzle, ചാറ്റൽമഴ،ہلکی ہلکی بارش

تابہ کہ : ഏതു വരെ،کب تک

تبسم : مسکراہٹ

تجربہ : Experince അനുഭവം

تدبیر : تجویز،حکمت

تسلیم کرنا : അംഗീകരിക്കുക،ماننا

تسلّی دینا: بہلانا

تکنا : دیکھنا

تلاطم : Storm, Dashing, കൊടുങ്കാറ്റ്

تلخ گھڑیاں: കയ്പ്പേറിയ നിമിഷങ്ങൾ

تنگ آنا : to fedup, മടുക്കുക

توازن : Balancing, സന്തുലനം

تہہ خانہ : Under ground,

تھانے دار: Inspector,

تھکی ہاری: Tired, ക്ഷീണിച്ചവശനായ

جاں فزا : Delight pleasure, ،دل خوش کرنے والا

جرمانہ : Penalty, പിഴ

جرم : Crime, الزام

جگمگانا : Glitter, മിന്നുക،چمکنا

جلا وطن کرنا: Exile, നാടുകടത്തുക

جلال : جوش

جلوہ : Splendid, ശോഭ،رونق

جوتنا : ഉഴുതുക ہل چلانا

جھاڑ جھکولے: درخت

جھجھاہٹ: Glitter ،چمک

جھوٹن : Waste, അവശിഷ്ടം

جھپٹنا : Attack suddenly, جھپٹنا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جیٹھ کا مہینہ : ജ്യേഷ്ഠം(مہینہ کا نام)	خلق : عادت، خصلت، സ്വഭാവം, Behaviour
چٹانان : چٹانیں، പാറക്കല്ലുകൾ, Rocks	خوشامد : മുഖസ്തുതി, Flattery
چرندہ : നാൽക്കാലി, Grazing Animal	خیرات : مفت، സൗജന്യം, Alms, Free
چغلی خور : Back biter, പരദൂഷകൻ	داخل ہونا: പ്രവേശിക്കുക, To enter
چلّم بھرنا : ചെല്ലം നിറക്കുക, Fill hookabbow	دالان : برآمدہ، വരാന്ത, Varanda
چمٹنا : to embrace, ആലിംഗനം ചെയ്യുക	دشت : جنگل، Forest
چہل قدمی: ഉലാത്തൽ, Walk, Stroll	دفعتاً : اچانک، പെട്ടെന്ന്, Suddenly
چھاتی : سینہ، നെഞ്ച്, Chest	دفن کرنا : മറവ് ചെയ്യുക, Burry
چھانٹنا : تلاش کرنا	دور ہٹنا : അകന്നുനിൽക്കുക
چھان بین: അന്വേഷണം, Enquiry	دہائی : فریاد
چھٹکنا : روشنی پھیلانا	دھکّا دینا: തള്ളുക, Jostle, Push
چھلنا : ചെത്തുക, to scratch	دیار : شہر، പട്ടണം, Country, Region
حاجت : ضرورت، ആവശ്യം, Need	دیر لگانا : വൈകുക, Late
حالِ زار : ശോച്യാവസ്ഥ, Weeping condition	دیرینہ : پرانا، പഴയ, Old
حرارت : گرمی، ഉഷ്ണം, Hot	دیوانِ خاص: دربار ہال
حسرت : تمنّا، ആഗ്രഹം, Wish	ڈبڈبانا : കണ്ണീരണിയുക, Fill with tears
حمام : കുളിപ്പുര, Bath room	ڈھلنا : تبدیل ہونا
حمیت : ആത്മാഭിമാനം, Sense of honour	ذمّہ داری: ഉത്തരവാദിത്വം, Responsibility
حوض : ജലസംഭരണി, Reservoir, Tank	رشوت : കൈക്കൂലി, Bribe
حیاتیاتی کھاد: ജൈവവളം, Bio-manure	رطوبت : تری، نمی، Moisture
خاتمہ : انجام، പര്യവസാനം, End	رعیت : Tenant കുടിയാൻ
خزاں : ശരത്കാലം, Autumn	رقیب : حریف، പ്രതിയോഗി, Rival

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

شیشہ : Glass

ضد کرنا : ശാഠ്യം പിടിക്കുക

طاق : Recessin wall, പഴുത്

عطرفروش : Perfume seller, സുഗന്ധ വ്യാപാരി

عوامی صحت : Public Health, പൊതുജനാരോഗ്യം

عیش پسند : آرام پسند، സുഖലോലുപൻ

غائب : اوجھل، Invisible, അദൃശ്യം

غرق : ڈوب، Drowning, മുങ്ങൽ

غول : گروہ، Group, സംഘം

غیرت : عزت

فالتو زمین : بے کار زمین، Waste land, പാഴ്ഭൂമി

فروخت : to sell, വിൽപന

فصل کٹائی : വിളവെടുപ്പ്

فقرہ : Sentence, വാക്യം

فوری دوا : പ്രാഥമിക ഔഷധം

قابو پانا : Under control, നിയന്ത്രിക്കുക

قحط : Drought, ക്ഷാമം

قرار : چین، Rest, സ്വസ്ഥത

قسمت آزمانا : ഭാഗ്യംപരീക്ഷിക്കുക

قطرہ : بوند، Drop, തുള്ളി

قلّت : کمی، Shortage

قہر : آفت Disaster,

رکاوٹ : Obstacle, തടസ്സം

رنجیدگی : رنجش، اُداس، Sadness, ദുഃഖം

رنگے ہاتھ : Red handedly,തൊണ്ടിസഹിതം

روبرو : آمنے سامنے، Face to face, മുഖാമുഖം

رہائی : نجات، Release, മോചനം

زار زار رونا : തേങ്ങിക്കരയുക

زمیندار : ജന്മി Landlord

زہریلا : Poisonous, വിഷമയം

سرآنکھوں پر : More respect, സസന്തോഷം

سرسری نظر : Skipping view, കണ്ണോടിക്കുക

سڑی چیز : Rotten, അഴുകിയ വസ്തു

سلائی : Stitching, തുന്നൽ

سمت : جانب، Direction, ദിശ

سنسناہٹ : കാറ്റിന്റെമർമ്മരം

سہلانا : مس کرنا، Rub gently, തടവുക

سیّارہ : Planet, ഗ്രഹം

سِپہ سالار : Commander in chief,

سُست : کاہل مടിയൻ

شانہ : کندھا، Shoulder, ചുമൽ

شائع شدہ : Published,

شرار : چنگاری flame

شگون : Omen, ശകുനം

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کاٹورے: کاٹ لو

کارزار : عمل کا میدان

کثرت میں وحدت: Unity in diversity,

کلائی : Wrist, കൈക്കുഴ

کلیجہ : Liver, കരൾ

کلیدی : مرکزی

کمبخت : Scoundrel, കുരുത്തംകെട്ടവൻ

کہرام سا مچ گیا : رونا پیٹنا

کھٹولا : چھوٹا پلنگ، കട്ടിൽ

کھیتاں : کھیتیاں، Field, കൃഷിയിടം

کھیر : خیر

کھینچ تان : کشمکش, സംഘർഷം

کیفیت : Situation, അവസ്ഥ

کیمیائی کھاد : Chemical manure, രാസവളം

گاڑھا : Thick, കട്ടിയുള്ള

گردن چھوٹنا : ബാധ്യത ഒഴിവാക്കുക

گردن : Neck, കഴുത്ത്

گروی : Martigage, പണയം

گڑھا : Pit, കുഴി

گلہ : شکوہ، Complaint, പരാതി

گواہ : Witness, സാക്ഷി

گھٹنا : Knee, കാൽമുട്ട്

گڑا کھودنا: Digging a pit, കുഴിക്കുക

گھونٹنا : دبانا، Press, അമർത്തുക

لاٹین : റാന്തൽ Lantern

لاثانی : Matchless, അതുല്യം

لاچار : Helpless, നിരാലംബൻ

لاش : Dead body, മൃതശരീരം

لبریز : بھرا ہوا، Filled, നിറഞ്ഞ

لٹنا : برباد ہونا

لڑکھڑانا : Stagger, ഇടറുക

لمحات : Seconds, നിമിഷങ്ങൾ

لہجہ : Style, ശൈലി

لیٹنا : Lay down,

لَو : Flame, നാളം

متھا ٹھنکنا : നെറ്റിചുളിക്കുക Scowl:

مچلنا : Wring, കുതറുക

مچھندر : Person with large moustache, കൊമ്പൻമീശക്കാരൻ

مچھیرا : Fisher man, മുക്കുവൻ

مخاطب ہونا : to address അഭിസംബോധനം ചെയ്യുക

مخلوط : ملی جلی

مرحبا : خوش آمدید، خیر مقدم، Welcome

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مرمّت : Repair, അറ്റകുറ്റപ്പണി

مروّت : Kindness, Favour, ദയ، رحم دلی

مزار : Tomb, ശവകുടീരം

مسائل : Problems, പ്രശ്നങ്ങൾ

مسرّت : Happy, സന്തോഷം، خوشی، شادمانی

مشترکہ تہذیب: സമ്മിശ്ര സംസ്കാരം

مشتِ غبار: Hand full of dust, ഒരുപിടി മണ്ണ്

مصائب : Difficulties, പ്രയാസങ്ങൾ

مضمحل : کمزور، അവശൻ

مقالہ : Article, പ്രബന്ധം

مقدّس : Holy, പവിത്രം

مقرِّر : Orator, പ്രസംഗകൻ

ملاوٹ : Adulteration, മായം

ممکن : Possible, സാദ്ധ്യം

منحوس : Unlucky, അവലക്ഷണം

منعم : دولت مند

Beneficent, ഉദാരമതി

منوانا : تسلیم کرانا പ്രീണിപ്പിക്കുക

منہ موڑنا : മുഖം തിരിക്കുക

موچی : Cobbler, ചെരുപ്പുകുത്തി

موڑنا : مڑنا ، Divert, തിരിക്കുക،

مونچھ : Moustache, മീശ

میسر ہونا : ملنا، Get, കിട്ടുക

میل ملاپ: دوستانہ، യോജിപ്പ്

میل : Dirt, അഴുക്ക്

نازنین : دلفریب، Attractive, മനംകവരുന്ന

نبض : Pulse

نشر کرنا : to transmit,

സംപ്രേഷണം ചെയ്യുക

نظر بند : قید میں رکھنا، Kept in prison,

نوے : نئے، New

نہر : Canal, ജലാശയം

نھائی نھاٹنا : کمانا،

to earn, സമ്പാദിക്കുക

نیل گائے : കാട്ടുപശു

وبائی امراض: പകർച്ച വ്യാധി

وراثت : Inheritance,

അനന്തരസ്വത്ത്

وقار : شان وشوکت

Dignity, പ്രൗഢി،

ولولہ : جوش، Enthusiasm, ആവേശം

ہانک دینا : തെളിക്കുക

ہٹا کٹا : موٹا تازہ، Stout, തടിമാടൻ

ہجر : جدائی، Seperation, വേർപാട്

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

دعا

خدایا دولت ِعلم وہنر اپنا مقدر ہو
ہماری زندگی تیری تجلی سے منور ہو
ہمیشہ سچ کہیں اور جھوٹ سے دامن بچائیں ہم
وہی ہو بات ہونٹوں پر جو اپنے دل کے اندر ہو
بھلائی سے محبت ہو برائی سے عداوت ہو
یہی اپنا طریقہ ہو یہی ہم سب کا محور ہو
کرے دشمن ہمارا لاکھ ہم سے دشمنی لیکن
خطائیں بخش دینا ہی ہمارے حق میں بہتر ہو
محبت نوعِ انسانی سے کرنا، تیری خوش نودی
ہماری زندگی خوشبوئے الفت سے معطر ہو

شفیع الدین نیّر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

رباعی ۱

گر جیب میں زر نہیں تو راحت بھی نہیں
بازو میں سکت نہیں تو عزّت بھی نہیں
گر علم نہیں تو زور و زر ہے بے کار
مذہب جو نہیں تو آدمیت بھی نہیں

رباعی ۲

برادر برادر کا ہے خونی
اخوت کی بستی آج سونی
آج یوسف نالاں ہے بھائیوں سے
یا اخوتی و لا تقتلونی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

صبح کا نظارے

جاگا ہے بوٹا بوٹا، چٹکا ہے غنچہ غنچہ
چمکا ہے ذرّہ ذرّہ، روشن ہے چپّہ چپّہ
گردوں پہ جگمگاہٹ کھیتوں میں لہلہاہٹ
چڑیوں کی چہچہاہٹ کلیوں کی مسکراہٹ
شبنم کے آئینے کا عکس چمن دکھانا
پتوں کا شاد ہونا اور تالیاں بجانا
پھولوں میں دلکشی ہے، کانٹوں میں تازگی ہے
ہر دل میں اک خوشی ہے، ہر سمت روشنی ہے
ہر شے ہے خوب صورت، رنگین ہر نظر ہے
سچ پوچھیے تو منظر کیسے ہیں پیارے پیارے

سعادت نظیر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

غزل

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آ سکے میں وہ ایک مشتِ غبار ہوں

میرا رنگ روپ بگڑ گیا مرا یار مجھ سے بچھڑ گیا
جو چمن خزاں سے اجڑ گیا میں اسی کی فصلِ بہار ہوں

میں نہیں ہوں نغمۂ جاں فزا مجھے سن کے کوئی کرے گا کیا
میں بڑے بروگ کی ہوں صدا میں بڑے دکھوں کی پکار ہوں

نہ تو میں کسی کا حبیب ہوں نہ تو میں کسی کا رقیب ہوں
جو بگڑ گیا وہ نصیب ہوں جو اجڑ گیا وہ دیار ہوں

پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں کوئی چار پھول چڑھائے کیوں
کوئی آکے شمع جلائے کیوں میں وہ بے کسی کا مزار ہوں

بہادر شاہ ظفر

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کیرلا ریڈر
اردو
نویں جماعت

Kerala Reader
URDU
Standard
IX
Vol- II 2/2

GOVERNMENT OF KERALA
DEPARTMENT OF EDUCATION

Prepared by
State Council of Educational Research and Training (SCERT)
Kerala.
2019

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

قومی ترانہ

جن گن من ادھی نایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب سندھ گجرات مراٹھا
دراوڑ اتکل بنگا
وندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اچھل جل دھی ترنگا
تو اشبھ نامے جاگے
تو اشبھ آشش ماگے
گاہے توا جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جۓ ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیہ ہے جیہ ہے جیہ ہے
جیہ جیہ جیہ جیہ ہے!

عہد نامہ

ہندوستان میرا وطن ہے۔تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔میں اپنے ملک سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اس کے متنوع اور بیش بہا ورثے پر فخر ہے۔میں ہمیشہ اس کے شایانِ شان بننے کی کوشش کروں گا۔میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کا ادب کروں گا اور ہر ایک کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آؤں گا۔میں اپنے ملک اور لوگوں سے عقیدت کا عہد کرتا ہوں، ان کی بھلائی اور خوش حالی میں میری خوشی مضمر ہے۔

Prepared by:
State Council of Educational Research & Training (SCERT)
Poojappura, Thiruvananthapuram-12, Kerala
E-mail : scertkerala@gmail.com
©
Government of Kerala
Department of Education
2019

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پیارے بچّو، خوش آمدید

نویں جماعت کی درسی کتاب 'کیرلا اردو ریڈر' آپ کے سامنے ہے۔ یہ آپ کی دلچسپی کو نظر میں رکھ کر تیار کی گئی ہے۔ جس میں بہترین کہانیاں، خوب صورت نظمیں، غزلیں، دلکش ڈرامے وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے ذریعے آپ دوسروں سے اردو میں گفتگو کرنے،ادب سے لطف اندوز ہونے اور تخلیقی صلاحیت حاصل کرنے کے قابل بن جائیں گے۔ ساتھ ساتھ آپ کو مختلف پیشوں سے محبت بھی پیدا ہوگی۔

نت نئی تبدیلیوں کے زمانے میں ہمارے اسکول ہائی ٹیک بن گئے ہیں۔ اس کے مطابق درسی کتاب اور تعلیمی عمل میں بھی چند تبدیلیاں لائی گئی ہیں۔

امید ہے کہ کیرلا کے ماحول کے مطابق تیار کی گئی یہ کتاب ایک حد تک آپ کی تعلیمی ضروریات پوری کرے گی اور اس کی مدد سے آپ اردو بولنے، پڑھنے اور لکھنے میں مہارت حاصل کرسکیں گے۔

ڈاکٹر جے۔ پرساد

ڈائریکٹر

ایس ۔سی ۔ای ۔آر ۔ٹی

کیرلا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فہرست

یونٹ ۴ تن من سے خوشی منائیں

۱۲) اپنا حصّہ مانگیں گے	نظم	70
۱۳) بیساکھی	ڈراما	73
۱۴) لا جواب جوتے	کہانی	78
۱۵) مچھر گئے بیماری گئی	تقریر	83

یونٹ ۵ مل جل کر پیار بڑھائیں

۱۶) سُر سے سر ملائیں	غزل	88
۱۷) تہذیب کا پاسبان	مضمون	93
۱۸) آزادی کا سِپہ سالار	خاکہ	97
۱۹) دو وقت آیا ہے	نظم	101

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یونٹ ۴

تن من سے خوشی منائیں

اس شہر میں مزدور جیسا در بدر کوئی نہیں
جس نے سب کے گھر بنائے اس کا گھر کوئی نہیں

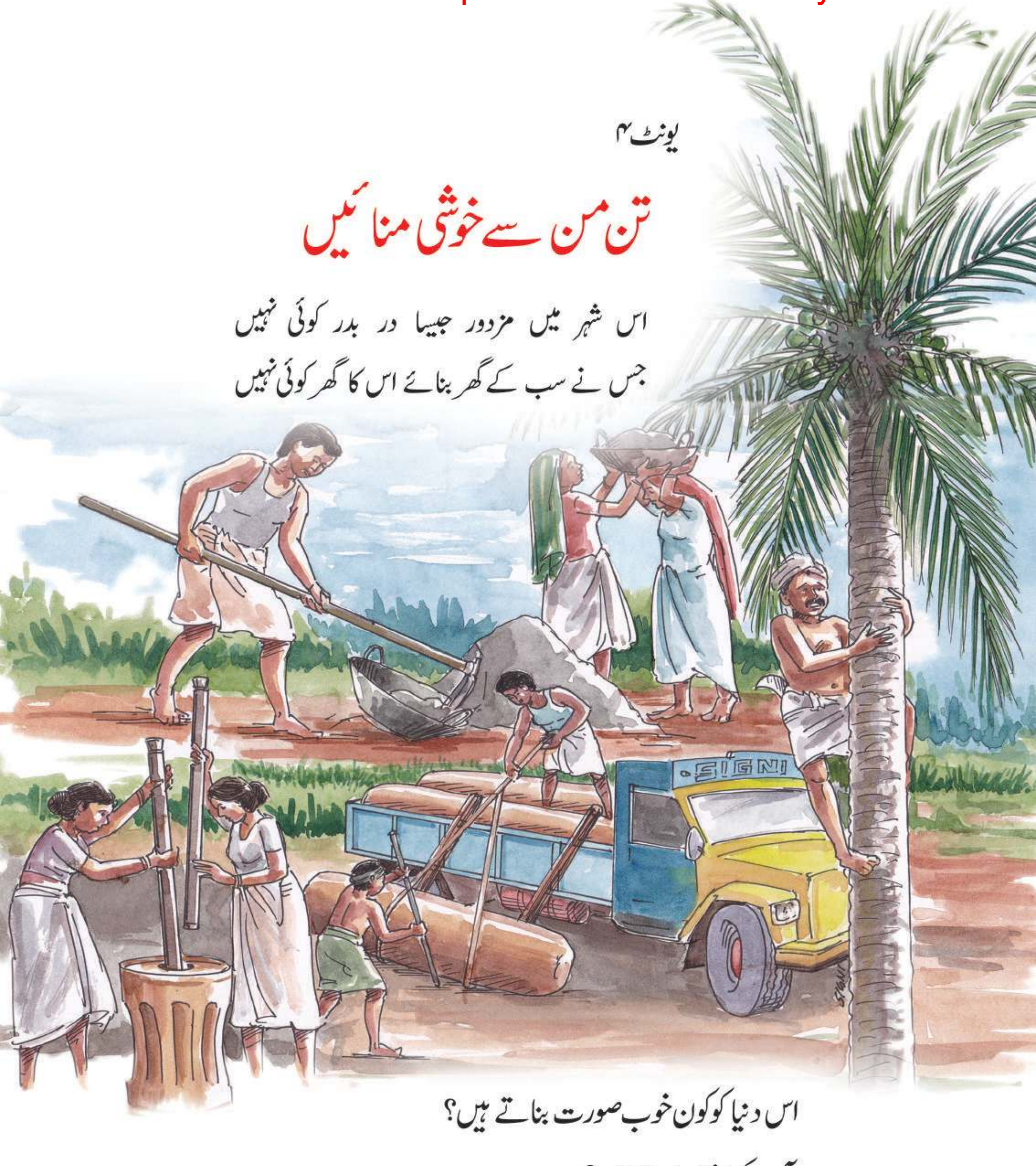

اس دنیا کو کون خوب صورت بناتے ہیں؟

آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اپنا حصّہ مانگیں گے

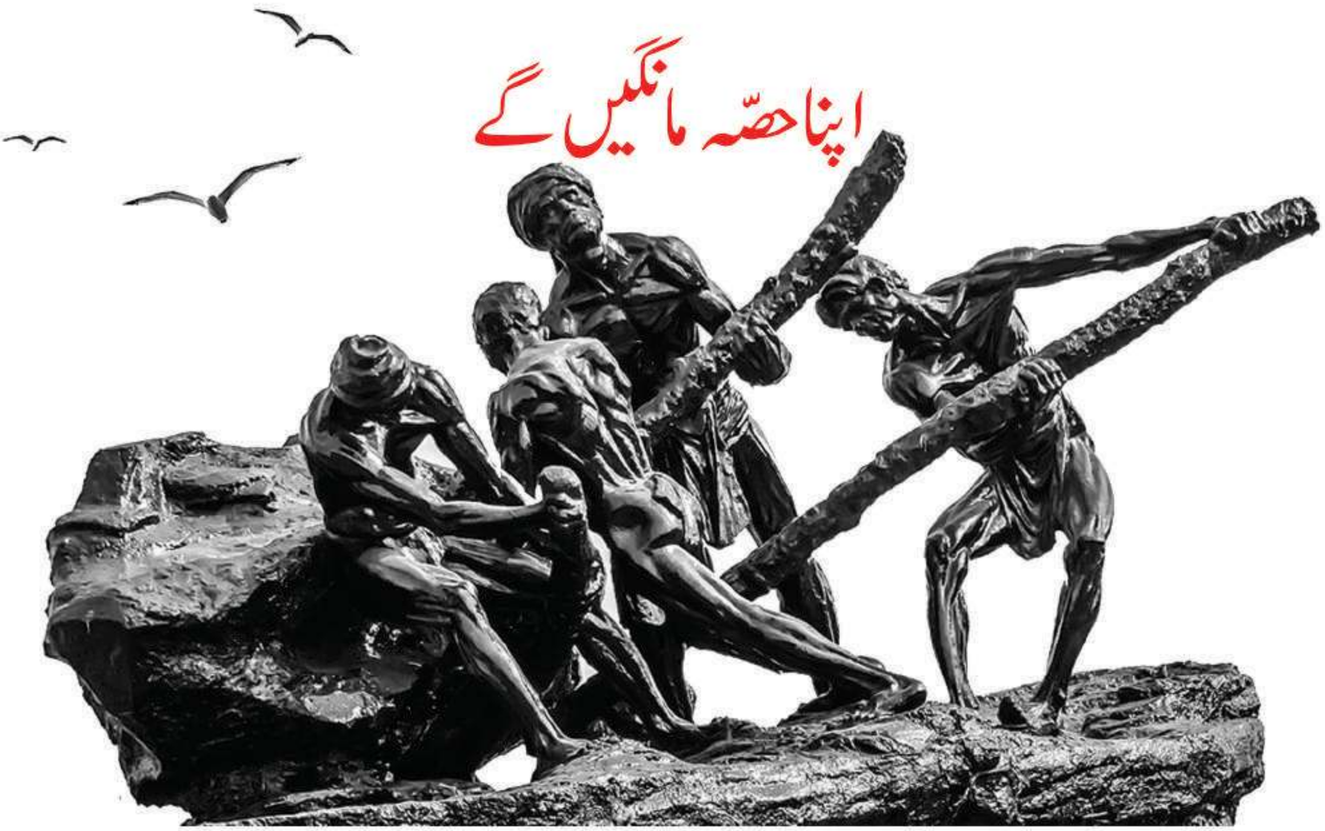

شہر کوچن میں بہت بڑی بھیڑ تھی۔ سڑک پر گاڑیوں کی لمبی قطار تھی۔

ایک طرف مٹرو ریل کا کام بھی چل رہا تھا۔

دیکھو اجمل! ہمارے شہروں میں بھی مٹرو ریل آ گئی ہے۔

مزدور لوگ بڑی مشکل سے بھاری بھاری ریل کے ڈبّے گاڑی سے اتار رہے ہیں۔

ٹھیک ہے ورگیس! یہ مزدور لوگ کتنے محنتی ہیں۔ کڑی دھوپ میں بھی مزے سے کام کر رہے ہیں۔

وہ صرف اپنے گھربار کے لیے نہیں بلکہ ہمارے دیس کے لیے کام کر رہے ہیں۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں یار! آج یومِ مزدور ہے نا؟

شام کو چار بجے ٹیگور ہال میں محنت مزدوری کا ایک جشن ہے۔

بہت بڑا پروگرام چل رہا ہے۔ ہمیں ضرور وہاں جانا ہے۔ اجمل اور ورگیس ٹیگور ہال کی طرف نکلے۔

وہاں سے میٹھی اور سریلی آواز میں ایک گیت سنائی دے رہا تھا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہم محنت کش جگ والوں سے
جب اپنا حصّہ مانگیں گے
اک کھیت نہیں اک باغ نہیں
ہم ساری دنیا مانگیں گے
یاں ساگر ساگر موتی ہیں
یاں پربت پربت ہیرے ہیں
یہ سارا مال ہمارا ہے
ہم سارا خزانہ مانگیں گے
جو خون بہا جو باغ اجڑے
جو گیت دلوں میں قتل ہوئے
ہر قطرے کا ہر غنچے کا
ہر گیت کا بدلہ مانگیں گے

فیض احمد فیض (۱۹۱۱ - ۱۹۸۴)

فیض احمد فیض مشہور ترقی پسند شاعر ہیں۔ وہ ۱۹۱۱ء میں سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ وہ ملکی مسائل خصوصاً مزدوروں اور محنت کشوں سے ہمدردی رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے سامراجی نظام کے خلاف بڑی شدّت سے آواز بلند کرتے ہیں 'نقش فریادی' دستِ صبا، زنداں نامہ وغیرہ ان کے مشہور مجموعہء کلام ہیں۔ ان کا انتقال ۱۹۸۴ء کو لاہور میں ہوا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو، یہ محنت مزدوری کی اہمیت پر لکھی گئی ایک مشہور نظم ہے۔
آیئے، ہم ترنم کے ساتھ مل کر گائیں۔

☆ ہم محنت کش جگ والوں سے جب اپنا حصہ مانگیں گے
اک کھیت نہیں اک باغ نہیں ہم ساری دنیا مانگیں گے

بچّو، اشعار غور سے پڑھیے۔ ان میں شاعر محنت کش اور مزدور لوگوں کے بارے میں بہت خوب بیان کرتا ہے۔ محنت مزدوری کی اہمیت کی روشنی میں پسندیدہ شعر چن کر اس کا مفہوم لکھیے۔

☆ فیض احمد فیض ایک ترقی پسند شاعر ہے۔ اسی طرح نیچے چند ترقی پسند شاعروں کی تصویریں دی گئی ہیں۔

ناصر کاظمی

بشیر بدر

جاں نثار اختر

انٹرنیٹ یا گوشۂ مطالعہ کی مدد سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

دیگر سرگرمیاں

☆ مزدوروں کی اہمیت پر لکھی گئی نظمیں ہیں۔ گوشۂ مطالعہ یا انٹرنیٹ کی مدد سے جمع کیجیے اور ترنم کے ساتھ پیش کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بیساکھی

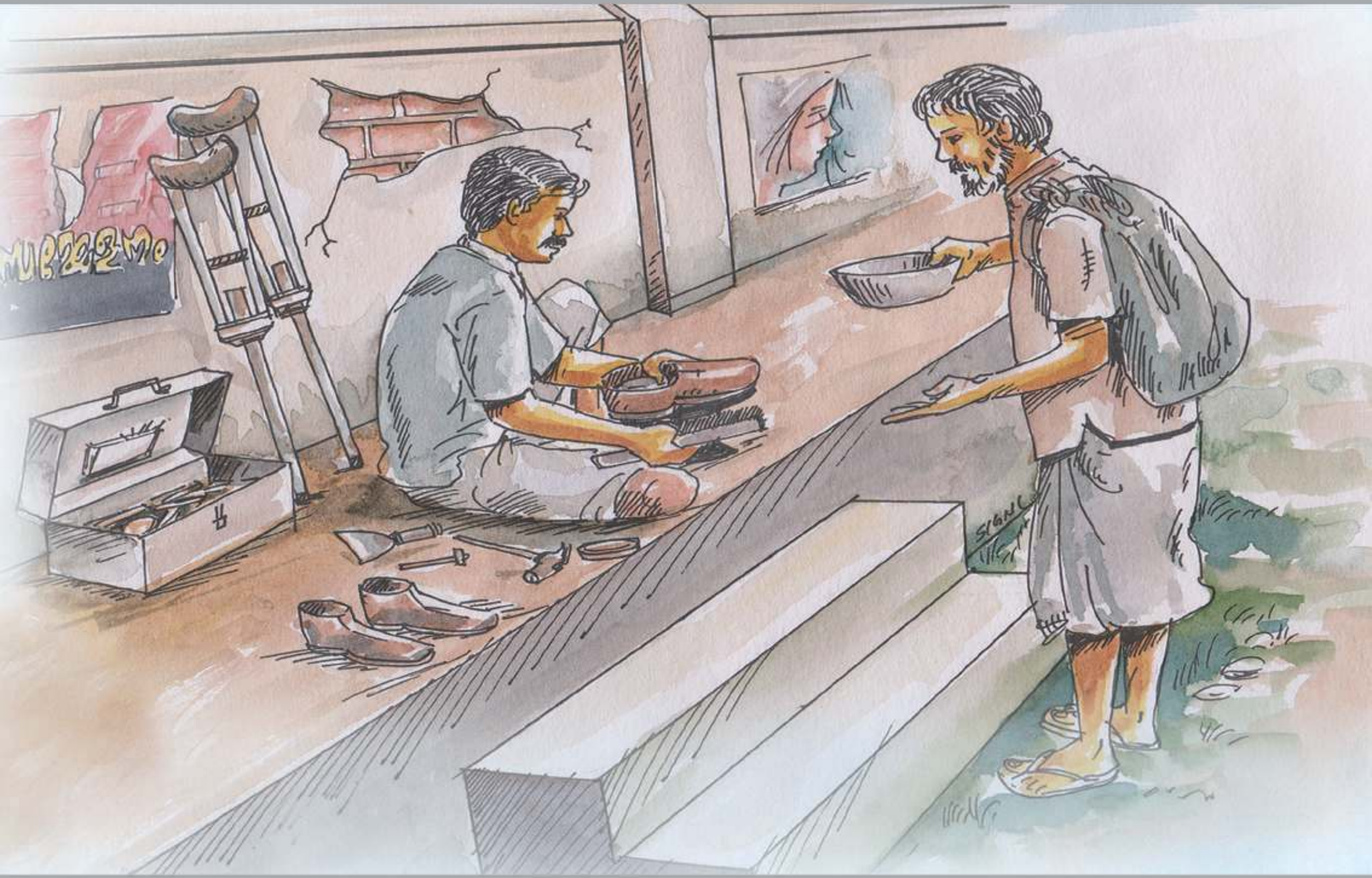

ٹیگور ہال خوب سجایا گیا ہے۔ بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں۔

اجمل اور ورگیس جلدی جلدی ہال کے ایک کونے میں جا کر بیٹھ گئے۔

اتنے میں اسٹیج سے اعلان ہونے لگا۔

ابھی تھوڑی دیر میں ڈراما ''بیساکھی'' شروع ہونے والا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

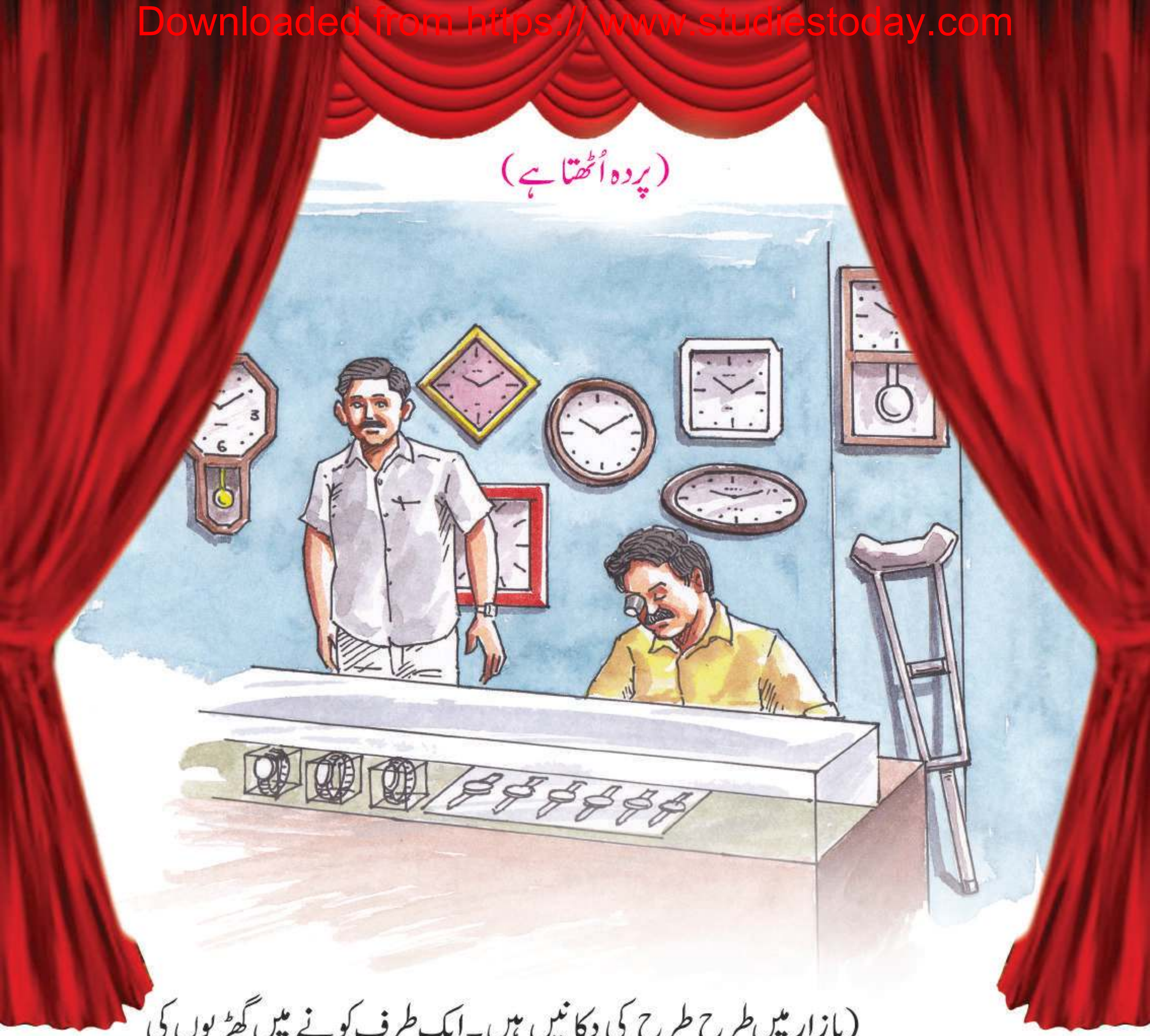

(بازار میں طرح طرح کی دکانیں ہیں۔ ایک طرف کونے میں گھڑیوں کی ایک چھوٹی سی دکان ہے۔ دکان کے سامنے کے حصّے میں شیشے کی الماری میں گھڑیاں سجی ہوئی ہیں۔ ایک شوکیس کے پیچھے یوسف بیٹھا ہوا کام کر رہا ہے۔ سڑک پر سے اس کا سر اور جسم کا کچھ حصّہ دکھائی دے رہا ہے۔ یوسف کے استاد اس کے پاس کھڑے ہیں اور اس سے باتیں کر رہے ہیں۔)

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ماسٹر صاحب : میں نے تو تمھیں اپنی پرانی گھڑی مرمّت کرنے کے لیے دی تھی۔
تم نے اس کے ساتھ ایک نئی گھڑی کیوں بھیجی؟

یوسف : جناب! میں جب پڑھتا تھا اس وقت سے آپ کے پاس وہی گھڑی دیکھ
رہا ہوں۔ آپ کی کلائی میں ایک نئی گھڑی دیکھنا میری دیرینہ خواہش تھی۔

ماسٹر صاحب : بہت خوب! میں تمھارے جذبے کی قدر کرتا ہوں۔
میں تو اس نئی گھڑی کو واپس کرنے آیا تھا۔
(ماسٹر صاحب جیب سے نئی گھڑی نکالتے ہیں)
لیکن تمھاری محبت دیکھ کر اب میں اسے رکھ لوں گا۔
مگر تمھیں اس کی قیمت لینی ہوگی اور تم انکار نہیں کروگے۔

یوسف : نہیں جناب! میں نہیں لوں گا اسے آپ اپنے شاگرد کی طرف سے ایک
تحفہ سمجھ کر رکھ لیجیے۔

ماسٹر صاحب: نہیں، قیمت تو تمھیں لینی ہی ہوگی۔
میں اسے یوں ہی قبول نہیں کرسکتا۔

یوسف : جناب! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ چلیے، اگر آپ یہی چاہتے ہیں تو میں
اس کی اصل قیمت لے لوں گا۔

(ماسٹر صاحب قیمت ادا کرکے روانہ ہوتے ہیں۔ اسی وقت دکان پر گڈو

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

نامی ایک ہٹا کٹا نوجوان ہاتھ پھیلائے آ کھڑا ہوتا ہے۔)

گڈو : صاحب! میں بھوکا ہوں اور میرے چھوٹے بھائی بہن بھی بھوکے ہیں۔
میری کچھ مدد کیجیے۔

(یوسف گڈو کو اوپر سے نیچے تک حیرت سے دیکھتا ہے)

یوسف : تم ہٹے کٹے ہو۔
جھوٹ بول کر بھیک مانگتے ہو! بھائی بہنوں کا تو بس بہانا ہے۔

گڈو : صاحب! میں جھوٹ نہیں بولتا۔ آپ کو اگر یقین نہ ہو تو
میرے ساتھ چلیے۔ میرا گھر قریب ہی ہے۔
آپ خود انھیں دیکھ لیں گے۔

(اچانک گڈو کی نظر دکان کے ایک کونے میں رکھی ہوئی بیساکھی پر پڑتی ہے اور وہ کچھ سوچنے لگتا ہے۔ یہ بیساکھی کس کی ہے؟)

یوسف : اچھا ٹھیک ہے چلو، میں تمھارے گھر چل کر دیکھتا ہوں۔

(یوسف بیساکھی اٹھاتا ہے اور ملازم سے کہتا ہے)

دکان کا خیال رکھنا۔ میں ابھی آیا۔

گڈو : اوہ! تو یہ بیساکھی آپ کی ہے!

(یوسف کے ہاتھ میں بیساکھی دیکھ کر گڈو واپس جانے لگتا ہے)

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یوسف : ارے بھائی کہاں چلے، بھائی بہنوں کے لیے کچھ نہیں لو گے؟

گڈو : شکریہ! اب مجھے احساس ہو گیا۔
آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا ہے۔

پڑھیں لکھیں

☆ گڈو نے یوسف سے کہا 'آپ نے مجھے بہت کچھ دے دیا ہے۔
بچّو، گڈو ایسا کیوں کہتا ہے؟

☆ یوسف بیساکھی کی مدد سے ہر دن دوکان جاتا ہے اور اپنا کام کرتا ہے لیکن ہٹّا کٹّا نوجوان گڈّو بھیک مانگ کر اپنی زندگی گزارتا ہے۔
بچّو، ڈراما 'بیساکھی' کی روشنی میں محنت مزدوری کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیے۔

☆ یوسف ڈراما 'بیساکھی' کا مرکزی کردار ہے۔ یوسف گھڑی کی دوکان کا مالک ہے۔
بچّو، ڈراما کے اور دو کرداروں کے نام لکھیے۔ آپ کے پسندیدہ کردار پر نوٹ لکھیے۔

☆ کہانی کا پلاٹ، مکالمہ کی تیاری، کردار نگاری، اسٹیج کی تیاری وغیرہ ڈراما ادا کرنے کے لیے اہم ضروری ہیں۔
بچّو، گروہ چرچا کے ذریعے ان باتوں پر غور کیجیے اور ڈراما 'بیساکھی' کا پسندیدہ حصّہ چن کر اسٹیج کیجیے۔

☆ بچّو، ڈراما 'بیساکھی' ایک بار پڑھیے۔
مکالمے، کردار نگاری وغیرہ پر غور کیجیے اور اس ڈرامے کو کہانی کی شکل میں بدل کر لکھیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

لاجواب جوتے

پروگرام ختم ہوتے ہی اجمل اور ورگیس ہال سے باہر نکلے۔

دونوں نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور جلدی جلدی اپنے اپنے گھر لوٹے۔

بیٹا اجمل ! اتنے دیر تک تم کہاں تھے؟ کھانا تیار ہے۔آؤ،آؤ، جلدی کھانا کھالو!

مجھے بھوک نہیں ہے امّی، بعد میں کھاؤں گا۔

کھانا ٹھنڈا ہوجائے گا بیٹا، جلدی آؤ!

نہیں امّی ! مجھے ایک مزیدار کہانی ملی ہے۔ پہلے میں اسے پڑھ لوں۔

میاں مچھندر کا اصل نام تو کچھ اور ہی تھا، لیکن یہ خطاب

انھیں ان کی بڑی بڑی مونچھوں کی وجہ سے دیا گیا تھا۔

وہ ایک عطر فروش تھا۔ دولت مند تھا مگر کنجوس،

نہ اچھا کھاتا اور نہ اچھے کپڑے پہنتا۔

اس کے جوتے اتنے مشہور تھے کہ

شہر کے تمام موچیوں کی زیارت کر چکے تھے۔

اگر کوئی اُس سے اپنے جوتے بدلنے کی بات کہتا تو

وہ یوں کہتا تھا ''بھیّا ! ہمیں یہ وراثت میں ملے ہیں۔

بزرگوں کی اس نشانی کو میں کیسے چھوڑ دوں؟''

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ایک دن کا واقعہ ہے کہ میاں مچھندر نماز پڑھنے کے لیے شاہی مسجد میں داخل ہوا اور اپنے جوتے حمام کے پاس اتار کر رکھے۔ اتنے میں حمام صاف کرنے والا پہنچ گیا۔ گندے اور بدنما جوتے حمام کے سامنے پڑے دیکھے۔ اُس نے سوچا کہ اگر قاضی صاحب نے دیکھ لیا تو کیا کہیں گے۔ اس نے جوتے اٹھا کر دور ایک کونے میں رکھ دیے۔ میاں مچھندر نماز پڑھ کر باہر نکلا تو اپنے جوتوں کی جگہ ایک خوبصورت شاہی جوتے پڑے پائے۔ اس نے بے تکلّف نئے جوتے پہنے اور وہ دوکان کی طرف چل پڑا۔

دراصل یہ جوتے قاضی صاحب کے تھے۔ اسی دن نئے نئے خریدے تھے۔ جب وہ نہا کر باہر نکلے تو جوتے غائب۔ خبر سُن کر لوگ جمع ہو گئے۔ ڈھونڈنے پر میاں مچھندر کے لاثانی جوتے مل گئے۔ لوگ فوراً میاں مچھندر کو پکڑ کر قاضی صاحب کے پاس لائے۔ چور رنگے ہاتھوں پکڑا جائے تو گواہ کی کیا ضرورت؟ چوری کے جرم میں تین مہینہ کی سزائے قید سنائی گئی۔ جیل سے رہا ہوئے تو زندگی میں پہلی بار اسے خود اپنے جوتے بُرے لگنے لگے۔

☆ مچھندر کو زندگی میں پہلی بار اپنے جوتے بُرے لگنے لگے۔ اس کی وجہ کیا ہوگی؟

چلتے چلتے مچھندر گھر پہنچا۔ سوچا کہ جوتوں کو ندی میں پھینک دینا بہتر ہوگا۔ رات ہونے پر مچھندر جوتوں کو بغل میں دبا کر دریا کی طرف چل پڑا۔ نفرت اور غصّے سے اس نے جوتوں کو ندی میں پھینک دیا اور گھر کا راستہ لیا، سوچا کہ اب اس مصیبت سے چھٹکارا ملا ہے۔ لیکن خدا کی قدرت دیکھیے۔

ابھی وہ گھر بھی نہ لوٹا تھا کہ دو مچھیرے وہاں پہنچ گئے۔ ندی میں مچھلیاں پکڑنے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کے لیے جال پھینکے ہوئے تھے۔تھوڑی ہی دیر میں محسوس کیا کہ کوئی اچھا شکار ہاتھ لگ گیا ہے۔ مچھیروں نے جال کھینچنا شروع کیا۔اوپر آئے تو کیا دیکھتے ہیں؟۔مچھلی کی جگہ بدنما جوتے...

ان جوتوں کو پہچاننے میں کچھ دیر نہ لگی۔ جوتے پورے علاقہ میں مشہور تھے۔سوچا کہ یہ شگون اچھا نہیں ہوا۔ مچھیروں نے ان منحوس جوتوں کو میاں مچھندر کی دکان میں پھینک دیے۔ جوتے ٹھیک شیشوں پر گرے اور تمام شیشے ٹوٹ گئے۔ میاں مچھندر جب دکان پر آیا تو کیا دیکھتا ہے؟ تمام شیشے ٹوٹے پڑے ہیں۔اپنے جوتے دیکھ کر سوچنے لگا کہ یہ کمبخت جوتے مجھے کہیں کا نہیں رہنے دیں گے۔

وہ جوتے اُٹھا کر شہر سے دور انجان جگہ چل دیا۔سوچا کہ یہی مناسب جگہ ہے۔ وہاں اسے ایک حوض دکھائی دیا۔جوتے حوض میں ڈال کر دوکان پر چلا آیا۔

بے چارے مچھندر کو کیا معلوم تھا کہ اسی حوض سے شاہی محلوں میں پانی پہنچایا جاتا ہے۔حوض میں گرتے ہی جوتے پانی کے نلوں میں جا گھُسے۔شاہی محلوں کے نالوں میں پانی آنا بند ہو گیا۔ ہر طرف سے شور مچ گیا۔ فوراً چھان بین شروع ہو گئی۔ پتہ چلا کہ کوئی چیز نلوں میں اٹکی ہوئی ہے۔نکال کر دیکھا تو میاں مچھندر کے جوتے۔حُکم ہوا کہ میاں مچھندر کو فوراً عدالت میں پیش کیا جائے۔اس مرتبہ سزائے قید نہ ملی لیکن رہائی کے لیے بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تنگ آ کر میاں مچھندر نے فیصلہ کیا کہ ان جوتوں کو کسی مناسب جگہ دفن کر دینا چاہیے۔ پڑوس کے ایک باغ میں پہنچ کر گڑھا کھودنا شروع کیا۔ کسی چغلی خور نے پولیس کو خبر دی کہ میاں مچھندر نے کسی کو قتل کر دیا ہے۔ لاش کو دفن کر رہا ہے۔ خبر ملتے ہی تھانے دار صاحب اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچے اور مچھندر کو گرفتار کر لیا۔ بے چارا بہت رویا چلّایا کہ میں نے کسی کی جان نہیں لی ، بلکہ اپنے منحوس جوتوں کو دفن کیا ہے۔ اس نے پولیس کو منوانے کی کوشش کی ، لیکن پولیس نے جوتوں کو گاڑنے کی اجازت نہ دی۔

مچھندر کے لاثانی جوتے پھر بھی اپنے کرشمے دکھاتے رہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ آج کل ہم اکثر چیزیں استعمال کرکے ادھر ادھر پھینک دیتے ہیں۔آج فضول اور ردّی چیزیں ماحول کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے لیے ایک خطرہ بھی ہے۔

بچّو،اس مسئلہ کا حل کیسے نکال سکتے ہیں۔اپنے خیالات لکھیے۔

☆ مچھندر کا جوتا بہت مشہور ہے۔ یہ جوتا اس کو وراثت میں ملا ہے۔

بچّو،اس جوتے کے بارے میں ایک اشتہار تیار کیجیے۔

☆ مچھندر نے فیصلہ کیا کہ ان جوتوں کو مناسب جگہ دفن کردینا چاہیے۔پڑوس کے ایک باغ میں پہنچ کر گھڑا کھودنا شروع کیا۔کسی نے پولیس کو خبر دی کہ میاں مچھندر نے کسی کو قتل کرکے لاش دفن کررہا ہے۔

بچّو،اس واقعہ پر ایک اخباری رپورٹ تیار کریں۔

☆ آخر مچھندر نے اپنے بدنما جوتے کسی کو مفت دے کر اپنی جان بچانے کا ارادہ کیا۔

پھر کیا ہوا ہوگا؟

بچّو،اس کہانی کو آگے بڑھائیے۔

دیگر سرگرمی

☆ کہانی لاجواب جوتے کی طرح اور بھی لطیفے یا کہانیاں آپ نے بھی سنی ہوں گی۔

انٹرنیٹ یا گوشۂ مطالعہ کی مدد سے ایسی کہانیاں جمع کرکے فطری انداز میں پیش کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مچھر گئے بیماری گئی

حمایت نگر گاؤں کے لوگ اپنے اپنے کاموں مصروف تھے۔

اتنے میں ہیلتھ ڈپارٹمنٹ کی ایک گاڑی وہاں آ کر رکی۔ گاڑی سے یہ اعلان ہو رہا تھا۔

’’ گاؤں والو، ماحول کو صاف رکھو بیماری سے بچاؤ۔

ماحول کو صاف رکھنا ہمارا فرض ہے۔

وبائی امراض سے خود بچو اور دوسروں کو بچاؤ۔‘‘

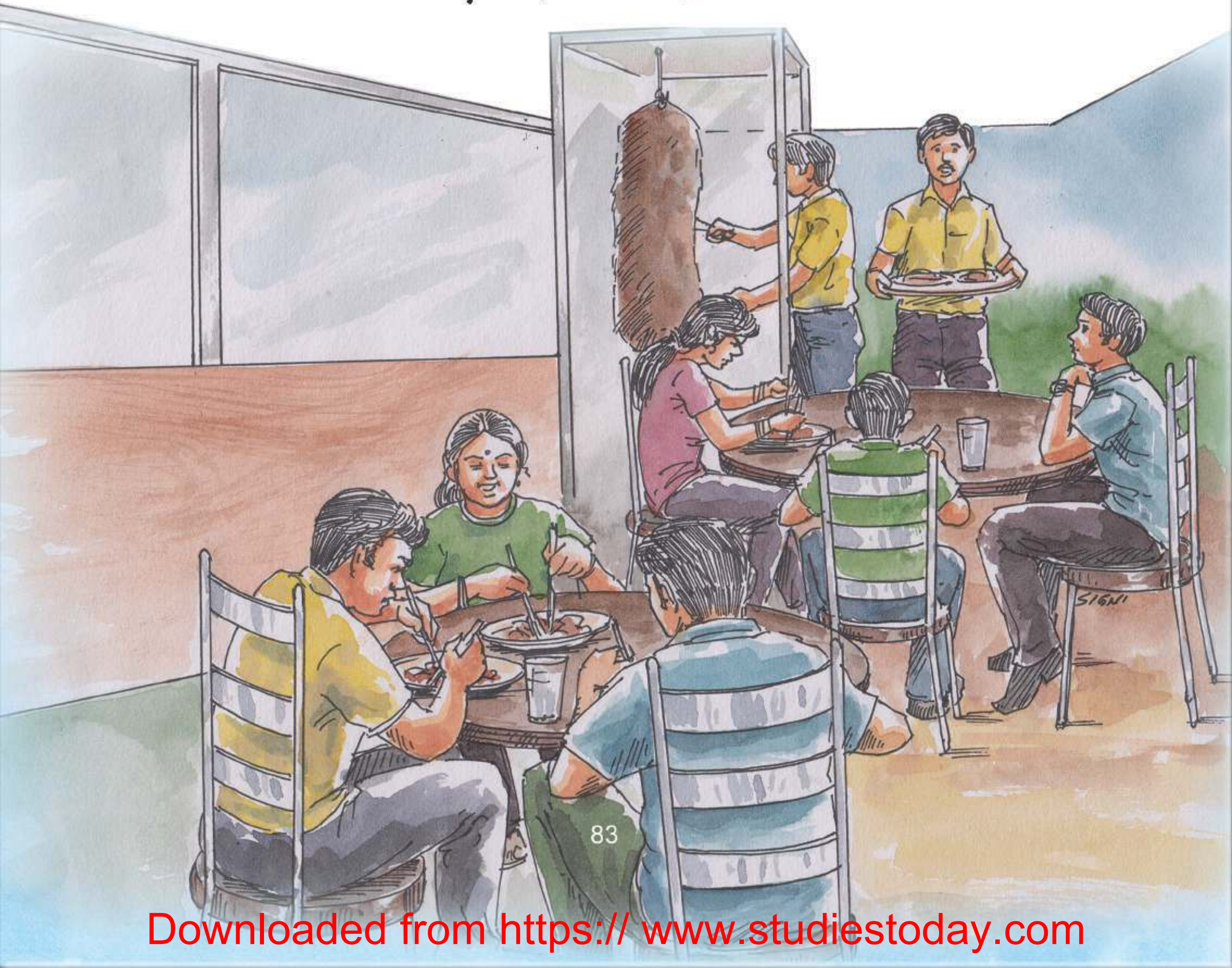

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

”جگہ جگہ پھیلے ہوئے وبائی امراض کو قابو میں لانے کے لیے بیداری پروگرام ہو رہے ہیں۔اس سلسلے میں آج شام ساڑھے چار بجے پنچایت کے لائبریری ہال میں عوامی صحت پر بحث ہوگی۔تمام گاؤں والوں سے گزارش ہے کہ پروگرام میں شرکت کریں۔“

لائبریری ہال میں لوگ جمع ہونے لگے۔صدرِ پنچایت، ہیلتھ کلب انسپکٹر وغیرہ تشریف لائے ہیں۔”ہمارے گاؤں میں پھیلی ہوئی بیماریوں سے ہم کیسے نجات پا سکتے ہیں“؟ ہیلتھ انسپکٹر کے اس سوال سے بحث کا آغاز ہوا۔

لوگ اپنے اپنے خیالات پیش کرنے لگے۔ پروگرام کے درمیان صدرِ پنچایت جمال صاحب نے اپنے تجربے کا ایک واقعہ سنایا۔

دو سال پہلے کا واقعہ ہے۔شانتی نگر میں ڈینگی، ملیریا جیسی بیماریاں پھیل رہی تھیں۔ وجہ یہ تھی کہ محلے کے لوگ اپنے گھروں کا کوڑا کرکٹ اور سڑی چیزیں ایک جگہ ڈال دیا کرتے تھے، اسی احاطے میں ایک نل بھی لگا ہوا تھا۔جس سے لوگ پانی بھرتے تھے۔لوگ دن بھر نل کے نیچے کپڑے دھوتے اور برتن صاف کرتے رہتے تھے۔ تمام دن کپڑوں کا میل اور کھانے کا جھوٹن وہاں جمع ہوا کرتا تھا۔ چند ہی روز میں یہ نالی گندی اور گدلی بن گئی۔اس لیے یہاں مچھر پیدا ہوئے اور بیماریاں بھی۔اس سلسلہ میں ہیلتھ سنٹر کے ڈاکٹر مسعود نے علاقہ کا دورہ کیا اور گاؤں والوں کو اکٹھا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کر کے یہ کہا۔ ''محلّے میں بیماریاں پھیلنے کے ذمّہ دار ہم خود ہیں۔ اس سے نجات پانا ہمارے لیے ضروری ہے۔ اگر ہم چاہیں تو یہ ممکن ہوسکتا ہے''۔ انھوں نے نل کے پیچھے جو فالتو زمین میدان کی صورت میں پڑی ہے اُس طرف اشارہ کرکے کہا کہ چلو، ہم لوگ یہاں پر سبزیوں کے بیج ڈالیں۔ نالی سے بہنے والے پانی کا صحیح استعمال کریں۔

چند مہینوں کے بعد ڈاکٹر صاحب دوبارہ وہاں آئے تو اس احاطے کی شکل ہی بدل چکی تھی۔ نالی کے آس پاس سبزیوں کا کھیت دکھائی دیا۔ اس منظر کو دیکھ کر ڈاکٹر مسعود پھولا نہ سمائے۔

صدر پنچایت کی باتیں ختم ہوتے ہی لوگ تالیاں بجانے لگے۔

اتنے میں وارڈ ممبر سُمتی ٹیچر کھڑی ہوگئی اور بولنے لگی۔ واہ ! یہ واقعہ ہم سب کے لیے ایک نمونہ ہے۔ ہمارے گاؤں میں بھی بہت ساری نالیاں ہیں، جن سے مچھر وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔

میں ایک اور بات پر بھی غور کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے بچے اور نوجوان فاسٹ فوڈ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ محنت سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ لوگ آرام پسند اور کام چور بن گئے ہیں۔ نہ جانے اس کی وجہ سے کیا مسائل پیش آئیں گے۔ آج کل انسان دانتوں سے اپنی قبر کھود رہے ہیں۔.....

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ وارڈ ممبر سمتی ٹیچر کہتی ہے ’’ہمارے بچے اور نوجوان فاسٹ فوڈ کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ محنت سے منہ موڑ لیتے ہیں ۔ کیا کہوں! آج کل انسان دانتوں سے اپنی قبر کھود رہے ہیں۔‘‘

بچو، سمتی ٹیچر کے اس قول پر کلاس میں چرچا کیجیے اور اپنی رائے پیش کیجیے۔

☆ ’’ذاتی صفائی میں ہم آگے ہیں لیکن ماحول کی صفائی میں پیچھے ہیں۔‘‘

ہیلتھ کلب کے ایک سمینار میں پیش کرنے کے لیے اس موضوع پر ایک مقالہ تیار کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

یونٹ ۵

مل جل کر پیار بڑھائیں

گنگا جمنا کی لہروں میں سات سُروں کا سرگم
تاج ، ایلورا جیسے سندر تصویروں کا البم

- ہمارا وطن سارے جہاں سے اچھا ہے۔ کیوں؟
- ہندوستانی تہذیب کی بنیاد کیا ہے؟

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

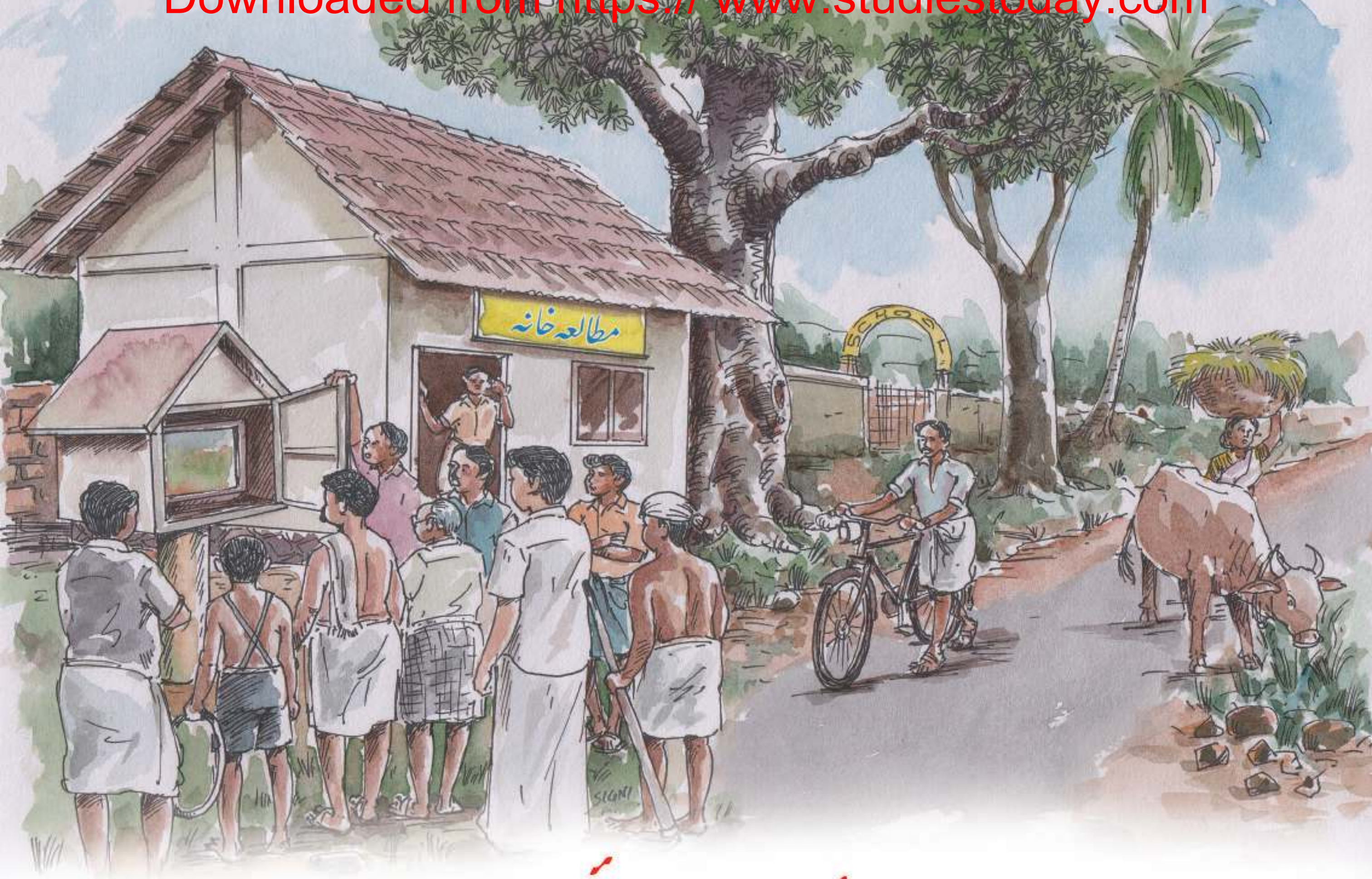

سُر سے سر ملائیں

مہناز بانو شام کو اپنے دوستوں کے ساتھ گھر آئی۔

''دیکھیے امّی ، یہ کون آئے ہیں؟''

''آؤ مرلن ، آؤ ارجن ! آپ کیسے ہیں بیٹے؟ دونوں کو دیکھ کر بہت دن ہوگئے۔

آج کیا خاص بات ہے؟''

''ہم ٹھیک ہیں امّی جان۔ اگلے ہفتے اسکول میں اردو کلب کے ماتحت بزمِ ادب منعقد ہونے والا ہے۔ اس کی تیّاریاں کرنی ہیں۔''

''کیا کیا پروگرام ہیں بیٹے؟''

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

''گیت، غزل، تقریر، ڈراما وغیرہ بہت سے پروگرام ہیں امّی۔

پہلے ہم تقریر کے لیے ایک نوٹ تیار کر رہے ہیں۔

'اردو مشترکہ تہذیب کی پاسبان' اس موضوع پر ارجن تقریر پیش کرنے والا ہے امّی'۔

''ہاں ضرور بیٹے' آج کل ٹی۔وی میں اردو کا ایک خاص پروگرام چل رہا ہے

ابھی وقت ہے شاید آپ کے کچھ کام آئے گا!''

ٹھیک ہے بھیّا، ٹی۔وی آن کیجیے۔

سب بولیوں سے اچھی اردو زباں ہماری

بولی یہی ہے اب اے ہندوستاں ہماری

ٹی۔وی۔آن کرتے ہی سُریلی آواز آنے لگی۔

''خواتین و حضرات، آداب عرض ہے! میں ہوں سیما پرکاش۔

اردو وِژن چینل کا خاص پروگرام 'سرمایۂ اردو' میں آپ سب کا خیر مقدم ہے!

مسافر ہیں ہم تو چلے جا رہے ہیں

بڑا ہی سہانا غزل کا سفر ہے

آپ لوگ جانتے ہیں کہ غزل اردو کی آبرو ہے، شاعری کی جان اور سنگیت کی شان ہے! دنیا میں اردو غزل کی مقبولیت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ آیئے، غزل کے چند اشعار سے پروگرام کا آغاز کریں۔ مشہور گلوکار محمد رفیع کی آواز میں سنیے۔''

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

لگتا نہیں ہے دل مرا اجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں
بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ
قسمت میں قید تھی لکھی فصلِ بہار میں
کہہ دو ان حسرتوں سے کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دلِ داغ دار میں

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
کتنا ہے بد نصیب ظفؔر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

بہادر شاہ ظفؔر

بہادر شاہ ظفؔر

ظفؔر مغلیہ سلطنت کے آخری تاجدار تھے۔ وہ اردو کے مشہور شاعر بھی تھے۔ان کی پیدائش ۲۴/ اکتوبر ۱۷۷۵ء کو ہوئی۔ ان کا اصل نام مرزا ابوظفر سراج الدّین محمد تھا۔ ان کے والد اکبر شاہ دوم تھا۔ان کی تخت نشینی ۱۸۳۷ء میں ہوئی۔ان کی وفات ۷/نومبر ۱۸۶۲ء کو رنگون میں ہوئی۔

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو، یہ غزل ترنّم کے ساتھ گائیں۔

☆ کتنا ہے بد نصیب ظفؔر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

اس شعر کے ذریعہ شاعر کہتا ہے کہ میں کتنا بدنصیب ہوں کہ اپنے وطن میں دفن کے لیے دوگز زمین بھی نہ ملی۔ اسی طرح غزل کا ہر ایک شعر دردناک انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

بچّو، یہ غزل غور سے پڑھیے اور پسندیدہ شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆ دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے

آخر اس درد کی دوا کیا ہے

بچّو، یہ مرزا غالب کی غزل کا پہلا شعر ہے۔ غزل کے پہلے شعر کو 'مطلع' کہتے ہیں۔ اسی طرح دوسری چند غزلوں کے مطلع جمع کریں اور کلاس میں پیش کریں۔

☆ غزل اردو کی آبرو ہے۔ شاعری کی جان اور سنگیت کی شان ہے۔

بچّو، غزل کی مقبولیت پر کلاس میں ایک چرچا منعقد کریں اور نوٹ تیار کریں۔

☆ اردو غزل اور ہندوستانی سنگیت ایک دوسرے سے جڑا ہوا ہے۔ اکثر موسیقی آلات کے نام اردو ہیں۔ چند موسیقی آلات کی تصویریں جمع کرکے اس کی فہرست تیار کریں۔

جیسے: شہنائی

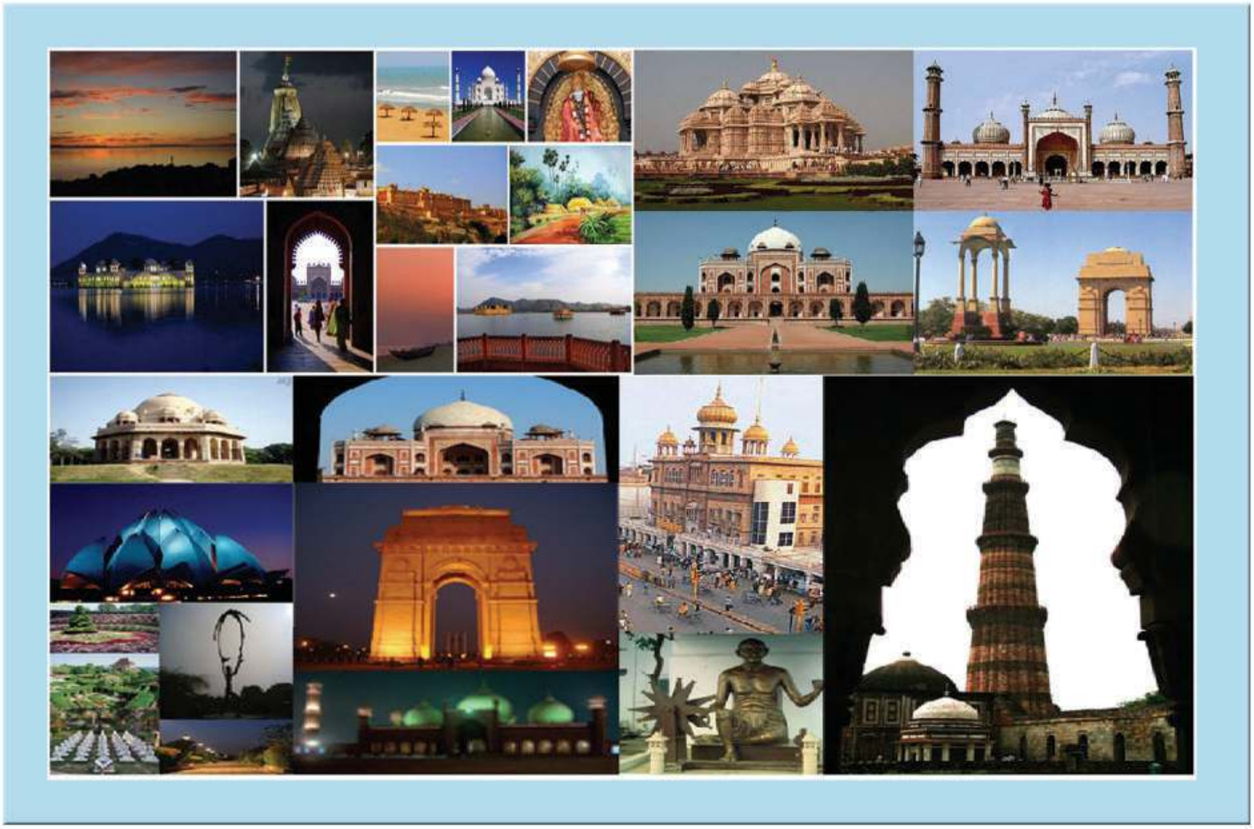

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تہذیب کا پاسبان

''واہ! واہ!! کیا خوب پیش کش ہے انور بھیّا!''

''ٹھیک ہے۔ یہ غزل مشہور گلوکاروں نے گائی ہے۔''

''یہ غزل میں ضرور پیش کروں گی بھیّا۔''

''تم پیش کرو مہناز۔''

''تقریر تیار کرنے میں ضرور آپ کی مدد چاہیے بھیّا۔''

''کیوں نہیں ارجن!''

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہمارے کالج کے میگزن میں اردو زبان پر میرا ایک مضمون آیا ہے۔تقریر کے لیے
یہ آپ کے کام آئے گا۔ارجن بہت شوق سے مضمون کی طرف نظر دوڑانے لگا۔

یہ زبان قومی یکجہتی کی نشانی ہے۔اس نے مختلف قوموں میں اتحاد پیدا کیا۔
رواداری کا سبق سکھایا۔یہ زبان صوفیوں درویشوں اور سادھوسنتوں کی گود میں پلی بڑھی
ہے۔لہٰذا مذہبی رواداری اس کی روح میں اتری ہوئی ہے۔اس میں قرآن،بھگوت
گیتا،رامائن،بائبل،اورگروگرنتھ صاحب کے متعدد ترجمے شائع ہوئے ہیں۔

ہندوستان کی تحریک آزادی میں اردو کے کردار کونظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔اس
نے ہمیں 'سارے جہاں سے اچھا' جیسے قومی ترانہ اورانقلاب زندہ آباد، جھنڈا اونچا رہے
ہمارا جیسے جوشیلے نعرے دیے۔

سر فروشی کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

آزادی کے ایسے نغمے گاتے ہوئے سیکڑوں نوجوان ہنستے ہنستے پھانسی پر
جھول گئے۔ہندوستانی سنگیت کو اس زبان نے مالا مال کیا۔اردو غزلوں اور گیتوں کی
زبان ہے۔ہندوستانی سنیما کی جان اردو ہے۔گانوں اور مکالموں سے اردو کی خوشبو بکھر
پڑتی ہے۔

ہندوستان میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ان زبانوں میں اردو ایک آریائی

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

زبان ہے۔ یہ دلّی کے آس پاس پیدا ہوئی۔ یہاں پر پھلی پھولی اور ترقی کر کے آج ایک عالمی زبان بن گئی۔

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
سارے جہاں میں دھوم ہماری زبان کی ہے

یہ ایک مخلوط زبان ہے جس میں سنسکرت، پراکرت، عربی، فارسی اور دیگر ہندوستانی زبانوں کے الفاظ پائے جاتے ہیں اور اس کے ادب کی تخلیق کرنے میں مختلف قوموں نے اہم اور کلیدی رول ادا کیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہندوستانی تہذیب کی بنیاد ہی ''کثرت میں وحدت پر ہے'' اس لیے اس میں مختلف اقوام و مذاہب اور فرقے کے لوگوں کی معاشرت اور مشترکہ تہذیب کی جھلک نظر آتی ہے۔ اس تہذیبی سرمایہ کا ثبوت ہمیں اردو کی نظموں، غزلوں، ڈراموں، کہانیوں، افسانوں اور گیتوں سے واضح طور پر ملتا ہے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ بچّو، ہندوستانی تہذیب کی بنیاد 'کثرت میں وحدت' پر ہے۔ ایسا کیوں کہا جاتا ہے؟ گروہ میں بحث کر کے نوٹ تیار کیجیے۔

☆ نیچے اردو زبان سے متعلقہ چند اشعار دیے ہیں۔

انجیل کی نہ قرآن کی نہ پران کی
مذہب کی نہ ملت کی نہ صوبوں کی
واللہ ہر دل کی زبان ہے اردو (موہن گلزار)

بچّو، اسی طرح اردو زبان سے متعلقہ اور اشعار جمع کیجیے اور کلاس میں پیش کیجیے۔

☆ ''جنگ آزادی میں اردو کا حصّہ'' اس موضوع پر کلاس میں ایک تقریری مقابلہ منعقد کیا گیا ہے۔ اس مقابلے میں حصّہ لینے کے لیے ایک تقریری نوٹ تیار کیجیے۔

NT-895-2-URDU-9-VOL.2

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

آزادی کا سِپہ سالار

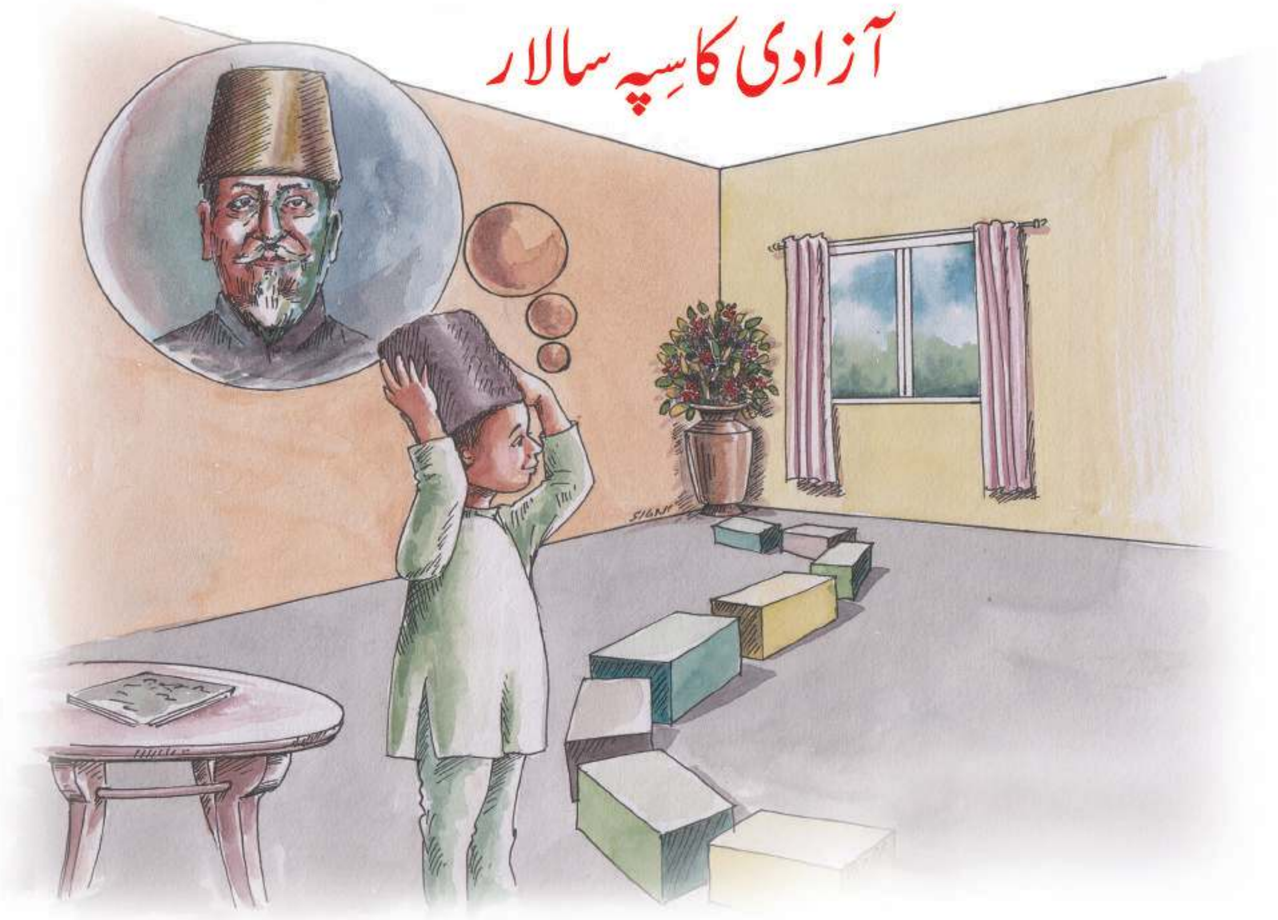

اتنے میں کمال صاحب دفتر سے آ پہنچے۔

”آپ لوگ کیا کر رہے ہیں بیٹے؟“

”ابّا جان، اسکول میں بزمِ ادب کا پروگرام ہے۔ ہم اس کی تیّاریاں کر رہے ہیں۔“

”ہاں، ہاں، ضرور کیجیے۔ میں بھی تمھاری مدد کروں گا۔“

امّی جان چائے لے کر آئیں۔ سب چائے پینے لگے۔

چچا جان! اردو ادب سے تعلق رکھنے والی تاریخی ہستیاں اور کون کون ہیں؟ ان کے بارے میں بھی ذرا بتائیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

''ضرور ارجن بیٹے ! ایسی بہت ساری شخصیتیں گزری ہیں۔اب مجھے ایک عظیم شخصیت کی یاد آ رہی ہے۔

بچّو ! بہت سارے اردو ادیبوں اور شاعروں نے ہندوستان کی جنگِ آزادی میں حصّہ لیا ہے۔ ان کے نام بتائیں۔

''وہ مشہور ادیب اور مجاہدِ آزادی تھے، اچھے سیاست دان اور ماہرِ تعلیم بھی.......''

کمال صاحب بڑے شوق سے بتانے لگے۔

سات آٹھ سال کی عمر کا ایک بچّہ عجیب انداز میں کھیل رہا تھا۔کبھی وہ گھر کے صندوقوں کو ایک قطار میں رکھ کر کہتا کہ یہ ریل گاڑی ہے۔پھر وہ اپنے والد کی پگڑی سر پر باندھ کر بیٹھ جاتا اور اپنی بہنوں کو ہدایت کرتا کہ وہ چلاّ چلاّ کر کہیں'' ہٹو، ہٹو، راستہ دو، دلّی کے مولانا آ رہے ہیں۔''

اس کی بہنیں کہتیں کہ وہاں تو کوئی آدمی نہیں۔ وہ کس کو دھکّا دیں اور کس سے راستہ دینے کے لیے کہیں۔اس پر بچّہ کہتا کہ'' یہ تو کھیل ہے۔تم سمجھو کہ بہت سے لوگ مجھ کو اسٹیشن پر لینے آئے ہیں۔'' پھر وہ صندوق پر سے نیچے اُترتا اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھا کر چلنے لگتا جیسا کہ بڑی عمر کے لوگ چلتے ہیں۔

کبھی وہ گھر میں کسی اونچی چیز پر کھڑا ہو جاتا اور اپنی بہنوں کو آس پاس کھڑا کر کے کہتا کہ وہ تالیاں بجائیں اور یہ سمجھیں کہ ہزاروں لوگ اس کی چاروں طرف کھڑے ہیں۔اور وہ تقریر کر رہا ہے اور لوگ اس کی تقریر سن کر تالیاں بجا رہے ہیں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

اس پر بہنیں کہتیں کہ سوائے دو چار کے وہاں اور کوئی موجود نہیں۔ اس لیے وہ کیسے سمجھ لیں کہ وہاں ہزاروں لوگ کھڑے ہیں؟ اس پر بچّہ کہتا کہ ''یہ تو کھیل ہے اور کھیل میں ایسا ہی ہوتا ہے۔''

یہ کوئی معمولی بچّہ نہ تھا، کیوں کہ اس کے بچپن کا یہ کھیل جوانی میں حقیقت بن گیا۔ جب لوگ اسے ایک بہت بڑا مقرر تسلیم کرنے لگے اور اس کے استقبال کے لیے ہزاروں اسٹیشنوں پر جمع ہونے لگے۔ دراصل وہ اپنے بچپن کے کھیل کھیلتے کھیلتے بہت بڑا عالم بن گیا تھا۔ یہ بچّہ کوئی اور نہیں بلکہ ہندوستان کی جنگِ آزادی کا سالار تھا، جو امام الہند کہلایا اور ہندوستانی قوم کے رہنما کی حیثیت سے مولانا ابوالکلام آزاد کے نام سے مشہور ہوا۔

مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸-۱۹۵۸)

مولانا ابوالکلام آزاد کی پیدائش ۱۱رنومبر ۱۸۸۸ء کو پاکیزہ شہر مکّہ میں ہوئی۔ ان کا نام محی الدّین احمد رکھا گیا۔ ان کی ادبی زندگی گیارہ بارہ سال کی عمر میں شروع ہوئی۔ پہلے وہ شاعری کرتے تھے، لیکن پھر نثر کی طرف مڑ گئے۔ آزاد ان کا تخلّص تھا۔ مولانا نے آزادی کی تحریک اور سماجی زندگی میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا۔ وہ آزاد ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم بن گئے۔ مولانا آزاد کی یومِ پیدائش ہندوستان میں ''یومِ تعلیم'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ ان کا انتقال ۲۲رفروری ۱۹۵۸ء کو تاریخی شہر دہلی میں ہوا۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پڑھیں لکھیں

☆ مولانا ابوالکلام آزاد مشہور ادیب اور مجاہدِ آزادی تھے۔
اچھے سیاست دان اور ماہرِ تعلیم بھی۔
بچو، اسی طرح اور بھی کئی مجاہدینِ آزادی ہیں۔
ان تصویروں کو پہچانیے اور ان پر نوٹ تیار کیجیے۔

حسرت موہانی

محمد علی جوہر

لال بہادر شاستری

☆ ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی یاد میں ۱۱/ نومبر کو یومِ تعلیم منایا جاتا ہے۔
بچو، اسکول میں یومِ تعلیم کے دن آپ کو تقریر پیش کرنے کا موقع ملا تو آپ کیا کیا بتائیں گے۔تقریر پیش کیجیے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

وقت آیا ہے

''آپ کا بیان بہت اچھا لگا، چچا جان!''

''شکریہ مرلن بیٹی۔''

''پروگرام کے دن ہم سب مل کر ایک قومی گیت بھی پیش کرنے والے ہیں۔

ذرا سن لیجیے ابّا جان۔''

سب مل کر گیت گانے لگے۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

وطن پھر تجھ کو پیمانِ وفا دینے کا وقت آیا
ترے ناموس پر سب کچھ لٹا دینے کا وقت آیا
بدلتی ہے چمن میں جیسے رُت یوں آئی آزادی
اہنسا کے پیمبر نے ہمیں دلوائی آزادی
بہت خوش تھے کہ اتنا سستے داموں پائی آزادی
جو قرضہ رہ گیا تھا وہ چکا دینے کا وقت آیا
وطن پھر تجھ کو پیمانِ وفا دینے کا وقت آیا
جوانانِ وطن آؤ! قطار اندر قطار آؤ
دلوں میں آگ، نظروں میں لیے برق و شرار آؤ
بڑھو قہرِ خدا اب بن کے سوئے کارزار آؤ
جلال غیرتِ قومی دکھا دینے کا وقت آیا
وطن پھر تجھ کو پیمانِ وفا دینے کا وقت آیا

پنڈت آنند نارائن ملّا

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

آنند نرائن مُلّا (۱۹۰۱ء-۱۹۹۷ء)

آنند نرائن مُلّا کی پیدائش اور تربیت لکھنؤ میں ہوئی۔ والد کا نام جسٹس جگت نرائن تھا۔ آنند نرائن ملّا حکومت ہند کے ترقی اردو بورڈ کے نائب صدر رہے۔ ان کی شاعری میں حب الوطنی اور قومی یک جہتی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ نظم اور غزل دونوں میں انھوں نے قابلِ قدر کارنامے انجام دیے۔ 'جوئے شیر'، 'کچھ ذرے کچھ تارے'، 'سیاہی کی ایک بوند' وغیرہ ان کے مجموعہ کلام ہیں ۱۹۵۴ء میں وہ الہ آباد ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ وہ لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے رکن تھے۔ انھیں ۱۹۶۴ء میں ساہتیہ اکیڈمی انعام بھی ملا۔ ان کی وفات ۱۲/ جون ۱۹۹۷ء میں ہوئی۔

پڑھیں لکھیں

☆ حبِ وطن پر لکھی گئی نظم 'وقت آیا ہے' ہم سب مل کر گائیں۔

☆ بدلتی ہے چمن میں جیسے رُت یوں آئی آزادی
اہنسا کے پیمبر نے ہمیں دلوائی آزادی

اس شعر میں شاعر نے ہندوستان کے قومی لیڈر مہاتما گاندھی کے بارے میں بتایا ہے۔

بچّو، یہ شعر غور سے پڑھیے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھ کر پیش کیجیے۔

☆ یہ نظم غور سے پڑھیے اس میں شاعر نوجوان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ ہوشیاری سے آگے بڑھو! بچّو، ہندوستانیوں کی ہمّت بڑھانے کے لیے اس نظم میں شاعر نے کیا کیا بیان کیا ہے۔ لکھیے۔

دیگر سرگرمیاں

☆ ہمارے دیس پر لکھے گئے مختلف قومی گیت ہیں چند اشعار جمع کریں اور پسندیدہ ایک گیت ترنّم کے ساتھ پیش کریں۔

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

فرہنگ

اپلا : Dung-cake, ചാണക വറളി

اٹکانا : Stop hider, അടിഞ്ഞുകൂടുക

اثنا : Interval, Middle, ഇടയിൽ، درمیاں

احاطہ : Sarrounding ചുറ്റുപാടും

احمق : بے وقوف

ادھار : debt, قرض

ارہر : A kind of pulse, തുവരപ്പരിപ്പ്

ازل : Beginning, ആരംഭം، ابتدا

اعلان : Announcement, വിളംബരം

افسردہ : Dejected, ദുഃഖിതൻ، اُداس

اکٹھا کرنا : to collect, ശേഖരിക്കുക

الاؤ : Bonfire, തീക്കൂന، انگیٹھی

انتظار کرنا : to wait, പ്രതീക്ഷിക്കുക

انجان : Unknown, അജ്ഞാതം

انگڑائی لینا : to yawn, മൂരിനിവരുക

اوکھ : Sugar cane, കരിമ്പ്، پونڈا، گنّا

اَوسان درست ہونا : ആശ്വാസമാവുക

اُجاڑنا : to destroy, നശിപ്പിക്കുക، برباد کرنا

آبرو : Honour, അഭിമാനം، فخر، عزّت

آساڑھ : ആഷാഢം (مہینہ کا نام)

آمدنی : Income, വരുമാനം

آندھی : കൊടുങ്കാറ്റ്

آنکھ جھپکنا : پلک نیچی ہونا

آہٹ : پاؤں کی آواز

باٹورے : Distribute, വീതിച്ചോളൂ، بانٹ لو

بٹورنا : to collect, ശേഖരിക്കുക، جمع کرنا

بدحواس : Restlessness پریشان

بدنما : Ugly, വിരൂപി، بدصورت

برق : بجلی

بروگ : Seperation, വേർപാട്، جدائی

بنجر پڑی زمین : Waste land തരിശ് ഭൂമി

بھاری جسم لیے : വിഷമത്തോടെ

بھٹکنا : Miss the right path, വ്യതിചലിക്കുക

بھڑکنا : Flare up, ദേഷ്യപ്പെടുക، غصّہ ہونا

بیدار کرنا : Alert, Awake, ബോധവത്കരിക്കുക

بیساکھی : Crutch, താങ്ങുവടി

بھیگہ زمین : زمین کی پیمائش

بے تکلّف : Informally، بے ساختہ

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

پائیں گے : قریب قریب لانا	
پازیب : Leg chain, പാദസരം	
پپیہا : Hornbill, വേഴാമ്പൽ	
پرال : Husk, Chaff, തവിട്، بھُس	
پکّا : Confirmed, വിളഞ്ഞ	
پگڑی : തലപ്പാവ്، عمامہ	
پلنگڑی : Small cot	
پنجہ : Open hand ، کف	
وچیں گے : پوچھیں گے	
پوس کی رات : മകരമാസ രാത്രി	
پھاڑ دینا : കീറുക, to tear	
پھدکنا : Jump اچھلنا	
پھلواری : Small garden، باغیچہ ചെറുപൂന്തോട്ടം	
پیادہ : Manager കര്യസ്ഥൻ	
پیریں گے : بوئیں گے، محنت کریں گے	
پیکر : Embodiment, രൂപം ، ڈھانچہ	
پھوار : Drizzle, ചാറ്റൽമഴ، ہلکی ہلکی بارش	
تابہ کہ : ഏതു വരെ، کب تک	
تبسم : مسکراہٹ	
تجربہ : Experince അനുഭവം	
تدبیر : تجویز، حکمت	
تسلیم کرنا : അംഗീകരിക്കുക، ماننا	
تسلّی دینا : بہلانا	
تکنا : دیکھنا	
تلاطم : Storm, Dashing, കൊടുങ്കാറ്റ്	
تلخ گھڑیاں : കയ്പ്പേറിയ നിമിഷങ്ങൾ	
تنگ آنا : to fedup, മടുക്കുക	
توازن : Balancing, സന്തുലനം	
تہہ خانہ : Under ground,	
تھانے دار : Inspector,	
تھکی ہاری : Tired, ക്ഷീണിച്ചവശനായ	
جاں فزا : Delight pleasure, دل خوش کرنے والا،	
جرمانہ : Penalty, പിഴ	
جرم : Crime, الزام	
جگمگانا : Glitter, മിന്നുക، چمکنا	
جلا وطن کرنا : Exile, നാടുകടത്തുക	
جلال : جوش	
جلوہ : Splendid, ശോഭ، رونق	
جوتنا : ഉഴുതുക ہل چلانا	
جھاڑ جھکولے : درخت	
جھجھاہٹ : Glitter، چمک	
جھوٹن : Waste, അവശിഷ്ടം	
جھپٹنا : Attack suddenly, جھپٹنا	

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

جیٹھ کا مہینہ :(مہینہ کا نام) ജ്യേഷ്ഠം	خلق : عادت، خصلت، സ്വഭാവം, Behaviour
چٹانان : چٹانیں، പാറക്കല്ലുകൾ, Rocks	خوشامد : മുഖസ്തുതി, Flattery
چرندہ : നാൽക്കാലി, Grazing Animal	خیرات : مفت، സൗജന്യം, Alms, Free
چغلی خور : Back biter, പരദൂഷകൻ	داخل ہونا : പ്രവേശിക്കുക, To enter
چلّم بھرنا : ചെല്ലം നിറക്കുക, Fill hookabbow	دالان : برآمدہ، വരാന്ത, Varanda
چمٹانا : to embrace, ആലിംഗനം ചെയ്യുക	دشت : جنگل، Forest
چہل قدمی : ഉലാത്തൽ, Walk, Stroll	دفعتاً : اچانک، പെട്ടെന്ന്, Suddenly
چھاتی : سینہ، നെഞ്ച്, Chest	دفن کرنا : മറവ് ചെയ്യുക, Burry
چھانٹا : تلاش کرنا	دور ہٹنا : അകന്നുനിൽക്കുക
چھان بین : അന്വേഷണം, Enquiry	دہائی : فریاد
چھٹکنا : روشنی پھیلانا	دھکّا دینا : തള്ളുക, Jostle, Push
چھلنا : ചെത്തുക, to scratch	دیار : شہر، പട്ടണം, Country, Region
حاجت : ضرورت، ആവശ്യം, Need	دیر لگانا : വൈകുക, Late
حالِ زار : ശോച്യാവസ്ഥ, Weeping condition	دیرینہ : پرانا، പഴയ, Old
حرارت : گرمی، ഉഷ്ണം, Hot	دیوانِ خاص : دربار ہال
حسرت : تمنّا، ആഗ്രഹം, Wish	ڈبڈبانا : കണ്ണീരണിയുക, Fill with tears
حمام : കുളിപ്പുര, Bath room	ڈھلنا : تبدیل ہونا
حمیت : ആത്മാഭിമാനം, Sense of honour	ذمّہ داری : ഉത്തരവാദിത്വം, Responsibility
حوض : ജലസംഭരണി, Reservoir, Tank	رشوت : കൈക്കൂലി, Bribe
حیاتیاتی کھاد : ജൈവവളം, Bio-manure	رطوبت : تری، نمی، Moisture
خاتمہ : انجام، പര്യവസാനം, End	رعیت : കുടിയാൻ Tenant
خزاں : ശരത്കാലം, Autumn	رقیب : حریف، പ്രതിയോഗി, Rival

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

رکاوٹ : Obstacle, തടസ്സം

رنجیدگی : رنجش، اُداس، Sadness, ദുഃഖം

رنگے ہاتھ : Red handedly തൊണ്ടിസഹിതം

روبرو : آمنے سامنے، Face to face, മുഖാമുഖം

رہائی : نجات، Release, മോചനം

زار زار رونا : തേങ്ങിക്കരയുക

زمیندار : ജന്മി Landlord

زہریلا : Poisonous, വിഷമയം

سرآنکھوں پر : More respect, സസന്തോഷം

سرسری نظر : Skipping view, കണ്ണോടിക്കുക

سڑی چیز : Rotten, അഴുകിയ വസ്തു

سلائی : Stitching, തുന്നൽ

سمت : جانب، Direction, ദിശ

سنسناہٹ : കാറ്റിന്റെമർമ്മരം

سہلانا : مس کرنا، Rub gently, തടവുക

سیّارہ : Planet, ഗ്രഹം

سپہ سالار : Commander in chief,

سُست : کاہلی മടിയൻ,

شانہ : کندھا، Shoulder, ചുമൽ

شائع شدہ : Published,

شرار : چنگاری flame

شگون : Omen, ശകുനം

شیشہ : Glass

ضد کرنا : ശാഠ്യം പിടിക്കുക

طاق : Recessin wall, പഴുത്

عطرفروش : Perfume seller, സുഗന്ധ വ്യാപാരി

عوامی صحت : Public Health, പൊതുജനാരോഗ്യം

عیش پسند : آرام پسند، സുഖലോലുപൻ

غائب : اوجھل، Invisible, അദൃശ്യം

غرق : ڈوب، Drowning, മുങ്ങൽ

غول : گروہ، Group, സംഘം

غیرت : عزت

فالتو زمین : بے کار زمین، Waste land, പാഴ്ഭൂമി

فروخت : to sell, വിൽപന

فصل کٹائی : വിളവെടുപ്പ്

فقرہ : Sentence, വാക്യം

فوری دوا : പ്രാഥമിക ഔഷധം

قابو پانا : Under control, നിയന്ത്രിക്കുക

قحط : Drought, ക്ഷാമം

قرار : چین، Rest, സ്വസ്ഥത

قسمت آزمانا : ഭാഗ്യംപരീക്ഷിക്കുക

قطرہ : بوند، Drop, തുള്ളി

قلّت : کمی Shortage

قہر : آفت Disaster,

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

کاٹورے: کاٹ لو

کارزار : عمل کا میدان

کثرت میں وحدت: Unity in diversity,

کلائی : Wrist, കൈക്കുഴ

کلیجہ : Liver, കരൾ

کلیدی : مرکزی

کمبخت : Scoundrel, കുരുത്തംകെട്ടവൻ

کہرام سا مچ گیا : رونا پیٹنا

کھٹولا : چھوٹا پلنگ، കട്ടിൽ

کھیتاں : کھیتیاں، Field, കൃഷിയിടം

کھیر : خیر

کھینچ تان : کشمکش, സംഘർഷം

کیفیت : Situation, അവസ്ഥ

کیمیائی کھاد : Chemical manure, രാസവളം

گاڑھا : Thick, കട്ടിയുള്ള

گردن چھوٹنا : ബാധ്യത ഒഴിവാക്കുക

گردن : Neck, കഴുത്ത്

گروی : Martigage, പണയം

گڑھا : Pit, കുഴി

گلہ : شکوہ، Complaint, പരാതി

گواہ : Witness, സാക്ഷി

گھٹنا : Knee, കാൽമുട്ട്

گڑا کھودنا: Digging a pit, കുഴിക്കുക

گھونٹنا : دبانا، Press, അമർത്തുക

لاٹین : റാന്തൽ Lantern

لاثانی : Matchless, അതുല്യം

لاچار : Helpless, നിരാലംബൻ

لاش : Dead body, മൃതശരീരം

لبریز : بھرا ہوا، Filled, നിറഞ്ഞ

لٹنا : برباد ہونا

لڑکھڑانا : Stagger, ഇടറുക

لمحات : Seconds, നിമിഷങ്ങൾ

لہجہ : Style, ശൈലി

لیٹنا : Lay down,

لو : Flame, നാളം

متھا ٹھنکنا നെറ്റിചുളിക്കുക Scowl

مچلنا : Wring, കുതറുക

مچھندر Person with large moustache; കൊമ്പൻമീശക്കാരൻ

مچھیرا : Fisher man, മുക്കുവൻ

مخاطب ہونا : to address അഭിസംബോധനം ചെയ്യുക

مخلوط : ملی جلی

مرحبا : خوش آمدید، خیر مقدم، Welcome

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

مرمّت : Repair, അറ്റകുറ്റപ്പണി

مروّت : Kindness, Favour, دیا، رحم دلی

مزار : Tomb, ശവകുടീരം

مسائل : Problems, പ്രശ്നങ്ങൾ

مسرّت : Happy, സന്തോഷം، خوشی، شادمانی

مشترکہ تہذیب: സമ്മിശ്ര സംസ്കാരം

مشتِ غبار: Hand full of dust, ഒരുപിടി മണ്ണ്

مصائب : Difficulties, പ്രയാസങ്ങൾ

مضمحل : کمزور، അവശൻ

مقالہ : Article, പ്രബന്ധം

مقدّس : Holy, പവിത്രം

مقرِّر : Orator, പ്രസംഗകൻ

ملاوٹ : Adulteration, മായം

ممکن : Possible, സാദ്ധ്യം

منحوس : Unlucky, അവലക്ഷണം

منعم : دولت مند

Beneficent, ഉദാരമതി

منوانا : تسلیم کرانا പ്രീണിപ്പിക്കുക

منہ موڑنا : മുഖം തിരിക്കുക

موچی : Cobbler, ചെരുപ്പുകുത്തി

موڑنا : مڑنا، Divert, തിരിക്കുക

مونچھ : Moustache, മീശ

میسر ہونا : ملنا، Get, കിട്ടുക

میل ملاپ: دوستانہ، യോജിപ്പ്

میل : Dirt, അഴുക്ക്

نازنین : دلفریب، Attractive, മനംകവരുന്ന

نبض : Pulse

نشر کرنا : to transmit,

സംപ്രേഷണം ചെയ്യുക

نظربند : قید میں رکھنا، Kept in prison,

نویے : نئے، New

نہر : Canal, ജലാശയം

نھائی نھاٹنا : کمانا،

to earn, സമ്പാദിക്കുക

نیل گائے : കാട്ടുപശു

وبائی امراض: പകർച്ച വ്യാധി

وراثت : Inheritance,

അനന്തരസ്വത്ത്

وقار : شان وشوکت

Dignity, പ്രൗഢി،

ولولہ : جوش، Enthusiasm, ആവേശം

ہانک دینا : തെളിക്കുക

ہٹاکٹا : موٹا تازہ، Stout, തടിമാടൻ

ہجر : وجدائیدشد، Seperation, വേർപാട്

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

ہندوستانی بچوں کا قومی گیت

چشتی نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا　　نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا
تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا　　جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے
یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا　　سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا
مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا　　ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے
ٹوٹے تھے جو ستارے فارس کے آسماں سے　　پھر تاب دے کے جس نے چمکائے کہکشاں سے
وحدت کی لے سنی تھی دنیا نے جس مکاں سے　　میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے
بندے کلیم جس کے، پربت جہاں کے سینا　　نوح نبی کا آ کر ٹھہرا جہاں سفینا
رفعت ہے جس زمیں کی بام فلک کا زینا　　جنت کی زندگی ہے جس کی فضا میں جینا
میرا وطن وہی ہے، میرا وطن وہی ہے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

غزل

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

میں بھی منہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

ہاں بھلا کر ترا بھلا ہوگا
اور درویش کی صدا کیا ہے

جان تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

Downloaded from https:// www.studiestoday.com

تندرستی

تندرستی ہی کے دم سے زندگی کا ہے وقار
تندرستی گر نہ ہو تو زندگی بنتی ہے بار

خون کے قطروں سے ہم نے سینچ رکھا تھا چمن
ایک ہی آندھی جو آئی لٹ گئی فصلِ بہار

پھر دوبارہ کب میسّر ہوں مجھے لمحات وہ
تندرستی کی بدولت مجھ کو حاصل ہو قرار

مضمحل امراض سے ہیں میری ساری قوّتیں
اپنے حالِ زار پر میں رو رہی ہوں زار زار

کیوں نہ وہ آخر کرے پھر اپنی قسمت کا گِلہ
زندگی جس کی ہوئی ہے یوں مصائب کا شکار

تا بہ کہ رنج و مصیبت میں رہے وہ اے خُدا
مانگتی ہے تجھ سے زہرؔہ تندرستی باربار

زہرؔہ بتول

NT-895-1-URDU-9-VOL.2

Downloaded from https:// www.studiestoday.com